تعمیرِ حیات

لکھنؤ

پندرہ روزہ

ماہ محرم اور ہمارا طرز عمل

موسیٰ کلیمؑ نے مع اپنی ساری امت کے وطن سے بے وطن ہو کر عاشورۂ محرم کا استقبال کیا تھا، سرور عالم ﷺ روزہ وعبادت کے ساتھ اس تقریب کو مناتے تھے، حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے اپنے عزیزوں اور فرزندوں کے ساتھ خود اپنی جان نذر کر کے اس روز سعید کی پیشوائی کی، اب ارشاد ہو کہ آپ کس طریقہ پر اس تاریخ کی پیشوائی کے لیے آمادہ ہیں؟ آپ آزادی کی خاطر جلاوطنی کے لئے تیار ہیں؟ آپ طاعت وعبادت، روزہ وریاضت کے خوگر ہیں؟ آپ فاسق حکومت کے ظلم وجبر کا مقابلہ اپنے گوشت اور پوست سے کرنے کی ہمت رکھتے ہیں؟ اگر خدانخواستہ یہ کچھ نہیں، تو یہ محرم کس کا ہے؟ بانس کی تیلیوں پر خوشنما کاغذ منڈھنا، ان کاغذی عمارتوں پر تیل بتی جلانا، ڈھول تاشہ بجانا، کیا یہ سامان، عاشورۂ محرم کے استقبال ومدارات کا ہے؟ یہ آپ کے دل کا گڑھا ہوا محرم آخر کس کا ہے؟ کیا ابراہیم خلیل کا؟ کیا موسیٰ کلیمؑ کا؟ کیا خاتم النبیینؐ کا؟ کیا ابوبکرؓ وعمرؓ، عثمانؓ وعلیؓ کا؟ کیا حسنؓ وحسینؓ، زین العابدینؒ وجعفر صادقؒ کا؟ کیا ابو حنیفہؒ وشافعیؒ، مالکؒ واحمدؒ کا؟ کیا حسن بصریؒ وجنیدؒ، شیخ جیلانی وخواجہ اجمیریؒ کا؟ آخر قرآن وحدیث، فقہ وتصوف، شریعت وطریقت، کہیں سے بھی آپ کو اس کی سند جواز ملتی ہے، کہ تاریخ اسلام کی اتنی اہم تاریخ کو آپ اس بے دردی کے ساتھ اپنی خواہش نفس کے پورا کرنے میں صرف کردیں؟

مولانا عبدالماجد دریابادیؒ

فی شمارہ =/12₹

۱۰/دسمبر ۲۰۱۱ء

سالانہ زرتعاون -/250

پندرہ روزہ

تعمیرِ حیات

لکھنؤ

جلد نمبر ۴۹ | ۱۰/دسمبر ۲۰۱۱ء مطابق ۱۴/محرم الحرام ۱۴۳۳ھ | شمارہ نمبر ۳

۱۰۵۵۷
۱۸۱۲۶۴

اس شمارے میں

جرنل

شعروادب		
ذرہ کو گر چاہے تو ہی پل میں کرے رشک قمر	حضرت خیر النساء بہتر	۲
اداریہ		
قوم پر ماتم نہیں، عمومی بیداری پیدا کرنے کی ضرورت	شمس الحق ندوی	۳
اسوۂ رسول		
ہجرت نبویؐ سے ایک سبق	حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی	۵
سخن دلنواز		
انسانی معاشرہ کو خود غرضوں کا معاشرہ نہ بننے دیں	حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی	۸
اصلاح قلب		
حسد-ایک مہلک نفسیاتی مرض	مصطفیٰ لطفی منفلوطی	۱۰
وفیات		
مولانا ریاض الرحمن رشادی مرحوم	حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی	۱۲
ایک جائزہ		
قدرت کے نظام میں مداخلت کی دجالی ٹیکنالوجی	مولانا محمد عیسیٰ منصوری	۱۳
فقہ و فتویٰ		
سوال وجواب	مفتی محمد ظفر عالم ندوی	۱۸
تاریخ دعوت وعزیمت		
حضرت سید احمد شہیدؒ کی دعوتی خدمات	سید محمد امین حسنی	۱۹
حقوق وآداب		
استاد کے فضائل وحقوق	خالد فیصل ندوی	۲۲
خبر و نظر		
عالم اسلام	جاوید اختر ندوی	۲۵
نصرت خداوندی		
سائنس کی نظر میں دعا کی اہمیت	ادارہ	۲۷
افادہ واستفادہ		
چند مفید علمی سافٹ ویرز	عبدالعظیم معظم ندوی	۲۸
کاروان علم ودعوت		
مدارس میں دخل اندازی دین کا نقصان	محمود حسن حسنی ندوی	۳۰
اپیل		
اہل خیر حضرات سے	——	۳۲

زیر سرپرستی

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

(ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

مولانا مفتی محمد ظہور ندوی

(نائب ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

زیر نگرانی

مولانا سید محمد حمزہ حسنی ندوی

(ناظر عام ندوۃ العلماء لکھنؤ)

مدیر مسئول

شمس الحق ندوی

نائب مدیر

محمود حسن حسنی ندوی

مجلس مشاورت

• مولانا سید عبداللہ حسنی ندوی • مولانا خالد ندوی غازی پوری
• امین الدین شجاع الدین

ترسیل زر اور خط وکتابت کا پتہ

Tameer-e-Hayat

Tagore Marg, Badshah Bagh, Lucknow-226007
E-mail: nadwa@sancharnet.in, Ph: (0522) 2740406

مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے

سالانہ زرتعاون -/250 | فی شمارہ -/12 | ایشیائی، یورپی، افریقی وامریکی ممالک کے لئے -/50$ ڈالر

ڈرافٹ منیجر تعمیر حیات کے نام سے بنائیں اور دفتر تعمیر حیات ندوۃ العلماء لکھنؤ کے پتہ پر روانہ کریں۔ چیک سے بھیجی جانے والی رقم صرف All CBS Payable Multicity Cheques روانہ فرمائیں بصورت دیگر -/30₹ جوڑ کر چیک دیں۔ ...

آپ کے خریداری نمبر کے نیچے اگر کالی لکیر ہے تو سمجھئے کہ آپ کا زرتعاون ختم ہو چکا ہے۔ لہٰذا جلدی زرتعاون ارسال کریں اور منی آرڈر کوپن پر اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں۔ اگر موبائل یا فون نمبر ہو تو اپنے شہر کے کوڈ نمبر کے ساتھ لکھئے۔ (منیجر تعمیر حیات)

پرنٹر پبلشر اطہر حسین نے آزاد پرنٹنگ پریس، نظیر آباد، لکھنؤ سے طبع کرا کے دفتر تعمیر حیات مجلس صحافت ونشریات ٹیگور مارگ، بادشاہ باغ لکھنؤ سے شائع کیا۔

FLATS AVAILABLE FOR SALE

2/3 BEDROOM FLATS

BOOKING OPEN

PROMOTED BY:
F. M. BUILDERS & ASSOCIATES.

COMMON FACILITIES:
GYMNASIUM, COMMUNITY HALL, GAME ROOM,
GYMNASIUM, COMMUNITY HALL, GAME ROOM,
100% CAR PARKING & SUFFICIENT 2 WHEELER PARKING.

CENTRALLY LOCATED AT MAHANAGAR, LUCKNOW.
CONTACT NO. : 09415109522, 09415023694

شعر و ادب

ذرہ کو گر چاہے تو ہی پل میں کرے رشک قمر

محترمہ خیر النساء بہترؔ

اے بادشاہ دو جہاں مجھ پر تو کر فضل و کرم
تیرے سوا کس کو سناؤں جا کے اپنا درد و غم

اے بے کسوں کے دادرس تجھ سے مری فریاد ہے
دنیا میں تو مجھ کو نہ کر اب مبتلائے رنج و غم

تیری صفت رحمٰن ہے اور ہے صفت تیری رحیم
ضائع نہیں کرتا ہے تو محنت کسی کی بیش و کم

اپنے کلام پاک میں 'لا تقنطو' تو نے کہا
کیونکر نہ تیرے قول پر یا رب رہوں ثابت قدم

آ کر ترے دربار میں کہتی ہوں رو رو کر کریم
مایوس تو مجھ کو نہ کر مشہور ہے تیرا کرم

یہ سر بسر دربار ہے اے مالک مختار تو
چاہے کرے لطف و کرم چاہے کرے یہ سر قلم

تیرا ہی یہ دربار ہے آتے ہیں سب شاہ و گدا
پھرتا نہیں خالی کوئی کرتا ہے تو سب پر کرم

ذرہ کو گر چاہے تو ہی پل میں کرے رشک قمر
تیری صفت یہ دیکھ کر کیوں حوصلہ ہو میرا کم

تو قادر ذی شان ہے شہرت ہے تیرے فضل کی
بہترؔ نہ اب غم ہو اس پر بھی ہو تیرا کرم

☆☆☆☆☆

اداریہ

قوم پر ماتم نہیں، عمومی بیداری پیدا کرنے کی ضرورت

شمس الحق ندوی

یہ بات بار بار کہی جاتی ہے اور اکثر و بیشتر بڑی قوت و زور کے ساتھ کہی جاتی ہے کہ مسلمانوں کی دینی غیرت و حمیت مرچکی ہے قوم ماحول کے اثر اور دینی تعلیم سے بے خبر و ناواقفیت کی وجہ سے غیروں کی نقالی اور رسوم و رواج کی شکار ہے، اپنے دینی اقدار اور اسلامی امتیازات و خصوصیات سے بہت دور جا پڑی ہے اور غیر قومیں دین اسلام کو اس کے حقائق، انسانیت کی فلاح کے ضامن قواعد اور اصولوں کا اندازہ مسلمانوں کی بے عملی سے لگاتی ہیں اور قیاس کرتی ہیں کہ اسلام اسی کی تعلیم دیتا ہے۔

ہمارے برادرانِ وطن سے بھی دوران سفر بسوں، ٹرینوں میں اس قسم کے سوالات سے واسطہ پڑتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام دشمن پریس اور بالخصوص مغربی پریس اسلام اور مسلمانوں کے تعلق سے جو کچھ لکھتا اور پروپیگنڈہ کرتا رہتا ہے اس سے لوگوں کے ذہنوں میں اسلام کے صاف و شفاف چشمۂ حیوان کے بارے میں نہ صرف یہ کہ شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں بلکہ وہ مسلمانوں کو دنیا کی پسماندہ اور پست ترین قوم سمجھتے ہیں، بلکہ مختلف طریقے اپنا کر ان کو غیر مہذب، دہشت گرد ثابت کرنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں جسکا طبعی اثر یہ پڑتا ہے کہ بہت سے مسلمان بھی اس پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر اسلام اور اپنی قوم کے بارے میں احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اسی کے ساتھ ساتھ مغربی تہذیب سے مرعوبیت اور سینما اور ٹیلی ویژن کے فحش اور دہشت گردی کا ذہن بنانے والے پروگراموں نے موجودہ دنیا کا جو ذہن بنا دیا ہے اور اسی کے ساتھ مال، عہدہ اور منصب حاصل کرنے کی حد سے بڑھی ہوئی ہوس نے جو ماحول بنایا ہے آخر ہمارے مسلمان نوجوان بھی تو اسی ماحول میں پل بڑھ رہے ہیں، یہ بگڑا ہوا ماحول ان کو اسلامی تعلیمات کے سیکھنے سکھانے کی طرف مائل ہی ہونے نہیں دیتا، کسی بھی مذہب کے ماننے والوں کا ہر آدمی اپنے مذہب کی پوری تعلیمات سے واقف نہیں ہوتا اور نہ یہ ممکن ہے، ہر مذہب کے کچھ مذہبی پیشوا اور علماء ہوتے ہیں جو اپنے عوام کو موقع و مناسبت کے اعتبار سے دینی باتیں بتاتے اور ان کو اس پر عمل کرنے کا شوق دلاتے ہیں، اب اگر ماحول سازگار ہوتا ہے تو علماء کے اس بتانے اور سکھانے کا اثر جلد اور زیادہ پڑتا ہے اور ماحول بگڑا ہوا ہوتا ہے جیسا کہ اس وقت ہے تو علماء کے اس کہنے اور بتانے کا اتنا اثر نہیں پڑتا جتنا پڑنا چاہئے، اسی لیے بہت سے مسلمانوں میں بہت سی وہ خرابیاں پائی جاتی ہیں جن کی اسلام میں قطعاً اجازت نہیں، لہٰذا ان بے عمل اور غلط کار مسلمانوں کو معیار بنا کر اسلامی قوانین کو ظالمانہ اور غلط کہنا بڑی زیادتی کی بات ہے، ان حالات اور پروپیگنڈوں کی وجہ سے بیشک مسلمانوں میں بہت سی کمزوریاں پیدا ہو گئی ہیں جو غیروں کے لیے اسلام کو سمجھنے میں رکاوٹ بنتی ہیں، لیکن یہ حصہ اس سے بہت کم ہے جو اسلام دشمن طاقتوں (یہودیت و عیسائیت) کی اسلام دشمنی کے منظم پروپیگنڈہ سے اسلام کے بارے میں پیدا ہوتی ہے، اسلام چونکہ مطابق فطرت اصول و ضوابط رکھتا ہے اس لئے آج کی حیران و سرگرداں دنیا کے جن افراد کو اسلام کے مطالعہ اور مسلمانوں کی بہت سی کمزوریوں کے باوجود مسلمان خاندانوں کو دیکھنے اور ان کے گھریلو نظام میں چھوٹے بڑے کے فرق و ادب کا منظر ان کے دلوں میں رشک و حسرت پیدا کرتا ہے اور بہت سے تو اسلام قبول کر لیتے ہیں۔

سطور بالا کا مقصد یہ ہے کہ بیشک مسلمانوں میں بہت سی کمزوریاں ہیں جن کی برابر نشان دہی کرتے رہنے اور حساب کرتے رہنے کی ضرورت ہے، لیکن مایوس نہیں ہونا چاہیے، قوم زندہ ہے اور زندگی کا ثبوت دے رہی ہے ؎

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

خود ہمارے اس ملک میں جہاں مسلمانوں کی اقتصادی پسماندگی اور غربت کا برابر ذکر کیا جاتا ہے، کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ قوم کے انہیں افراد کی دینی غیرت و حمیت اور دین سے تعلق و محبت ہی کی وجہ سے انہیں کے گاڑھے پسینے کی کمائی سے دینی تعلیم کیلئے بڑے بڑے دار العلوم قائم ہیں اور جگہ جگہ لاکھوں کی تعداد میں مکاتب و مدارس چل رہے ہیں اگر قوم زندہ نہ ہوتی تو کیا یہ مدارس اسی طرح چل سکتے تھے۔

بیشک جو مدارس و مکاتب قائم ہیں وہ ناکافی ہیں، مزید کی ضرورت ہے اور جو قائم ہیں ان کے نظام کو مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے اور قوم کے جن باحیثیت

افراد میں اس کا شعور کم ہے یا نہیں ہے یا مغربی نظام تعلیم سے متاثر ہوکر اسلام کی طرف سے مایوس وبدگمان ہیں ان کے ذہنوں کو مناسب اور اچھے انداز میں صاف کرنے، مغربی جراثیم کو دور کرنے کی ضرورت ہے، اس زندہ وباعزت قوم کے جن افراد میں غفلت یا نمود وشہرت پر رقم خرچ کرنے کا رواج ہے ان کو ہوشیار کرنے اور اسلامی تعلیمات اور خدائی وعدوں سے باخبر کرنے کی ضرورت ہے، اور یہ کام بھی تصنیف وتالیف اور مدارس ومکاتب، علماء کے مواعظ وتقریروں اور دعوت وتبلیغ کے نام پر لکھنے والے حضرات اور دیگر بہت سے مختلف عنوانوں سے قائم ہونے والی انجمنوں، جماعتوں اور تنظیموں کے ذریعہ انجام دیا جارہا ہے جس کی دنیا کی کسی قوم میں مثال نہیں مل سکتی، اس لئے برابر یہ کہتے جانا کہ قوم مردہ ہوچکی ہے زندہ قوم کو پژمردہ بنانے کے مرادف ہوگا۔

اب رہا یہ سوال کہ جب قوم زندہ ہے اور مختلف محاذوں پر کام بھی ہورہا ہے تو مسلمانوں میں سے وہ خرابیاں کیوں نہیں دور ہوتیں جن کا بار بار تذکرہ ہوتا ہے۔ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے الفاظ میں اس کی وجہ یہ ہے کہ فساد وبگاڑ کا طوفان جتنا تیز اور سخت ہے اس تناسب سے یہ کوششیں اور کاوشیں کم ہیں اور اس زندہ قوم میں جو عمومی بیداری ہونی چاہئے، وہ نہیں ہے، لہٰذا قوم پر ماتم کرنے کے بجائے قوم میں عمومی بیداری پیدا کرنے کی ضرورت ہے، اور جو کام جن محاذوں پر ہورہے ہیں انکو مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے، اور اسی کے ساتھ اسکی بھی شدید ضرورت ہے کہ ہر ایک دوسرے کے کام کو اچھی نظر سے دیکھے اور اگر "المسلم مرآۃ المسلم" (مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے) کے پس منظر میں کسی جماعت، ادارہ یا تحریک وانجمن میں کوئی خامی وکمی محسوس ہوتی ہو تو اس کو بدنام کرنے اور اس کی کمزوری کو اچھالنے کے بجائے مناسب وسنجیدہ طریقہ پر ان کو مشورہ دیا جائے، ایک دوسرے کے کام کو سراہا جائے، اس سے کاموں میں بھی بہتری پیدا ہوگی اور باہمی تعاون بھی حاصل ہوگا۔

اس وقت حالت یہ ہے کہ اگر کسی جماعت کی کسی بات سے اختلاف ہوا تو یہ اختلاف مخالفت کی صورت اختیار کرکے بے لگام تنقید وتبصرہ کا دروازہ کھول دیتا ہے جس کے نتیجہ میں یہ زندہ قوم انتشار وخلفشار کا شکار ہوکر مختلف کمزوریوں میں مبتلا ہوتی چلی جاتی ہے، لہٰذا دین کے تمام خادموں اور خواص کو اس پہلو پر خصوصی توجہ دینی چاہئے، جذبات سے مغلوب ہوکر یا محض جماعتی عصبیت کی بنا پر ایسا اقدام ہرگز نہ کرنا چاہئے، جس کو کیا تو جاتا ہے حق گوئی وبے باکی کا عنوان دیکر لیکن اس میں درپردہ نفسانیت وجماعتی عصبیت اپنا کام کررہی ہوتی ہے، جس کی نحوست وبے برکتی کی وجہ سے قوم وملت کو فائدہ سے زیادہ نقصان پہونچتا ہے اور جو وقت وصلاحیت کام اور قوم کی تعمیر میں صرف ہونا چاہیے وہ ان لایعنی باتوں میں صرف ہوکر نقصان کا باعث بن جاتا ہے، مسلمانوں میں اختلاف وانتشار کی ختم نہ ہونے والی صورت کا یہی بڑا سبب ہے اگر ذرا بھی سنجیدگی وحقیقت پسندی کے ساتھ اس پر غور کیا جائے تو یہ بات اچھی طرح سمجھ میں آجائیگی۔

اسی طرح ایک گروہ مفاد پرستوں کا ہوتا ہے جو محض اپنے ذاتی فائدہ اور حصول جاہ کی خاطر قوم کی ان صلاحیتوں سے جو خام مال کی شکل میں موجود ہوتی ہیں، اشتعال وجذباتیت پیدا کرکے خود فائدہ اٹھاتا ہے اور قوم کو اشتعال وجذباتیت کی بھٹی میں ڈال کر مختلف کمزوریوں کا شکار بنا دیتا ہے، اور جب مزاج میں جذباتیت اور مشتعل ہونے کی صلاحیت کو بھڑکا دیا جاتا ہے تو مسائل وحالات پر سنجیدگی سے غور کرنے کی صلاحیت ختم ہوجاتی ہے جو برابر فساد وبگاڑ ہی کی طرف لے جاتی ہے۔

لہٰذا اس زندہ قوم میں زندگی کا صور پھونکنے کیلئے ضروری ہے کہ دینی ودعوتی محاذ پر جتنے اور جس انداز سے کام ہورہے ہیں ان سب کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے، یہ خیال وسوچ غلط ہے اور قوم وملت کو نقصان پہونچا رہی ہے کہ جو کام ہم کررہے ہیں یہی اصل ہے باقی دوسرے انداز کے جو کام ہورہے ہیں وہ غلط ہیں، اس سوچ اور طرز فکر سے قوم کے اندر خام مال کی شکل میں جو صلاحیتیں موجود ہیں ان کو شدید نقصان پہونچ رہا ہے، موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ ہم اس پہلو پر غور کریں اور اسکی روشنی میں اپنا قدم آگے بڑھائیں اور جن موقعوں پر سب کے جمع ہوجانے اور متحد ہوکر کام کرنے کی ضرورت ہو وہاں سب متحد ہوجائیں، اس نازک موقع پر اس کا خیال نہ کریں کہ اس میں کامیابی کی صورت میں اس کا سہرا ہمارے ادارہ یا ہماری جماعت کے سر نہ ہوگا۔

سوچنے کا یہ انداز مثبت نہیں ہے، مخلصانہ نہیں منافقانہ ہے اور حدیث پاک "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے" کے بالکل خلاف ہے، جس کو خواص خوب جانتے ہیں اور یوم الحساب کا ذکر بھی کبھی کرتے ہیں لہٰذا اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ اگر کسی بڑے دینی وقومی مفاد کو نظر انداز کرکے اپنے محدود کام کے محدود مفاد کو پیش نظر رکھ کر کام کریں گے تو ناعاقبت اندیشانہ اور سلبی کام کہلائے گا۔

☆☆☆☆☆

أسوۂ رسول

ہجرت نبوی ﷺ سے ایک سبق

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہجرت سے سب سے پہلے بات یہ ثابت ہوتی ہے کہ دعوت اور عقیدہ کی خاطر ہر عزیز ومحبوب اور ہر مانوس ومرغوب شے اور ہر اس چیز کو جس سے محبت کرنے، جس کو ترجیح دینے اور جس سے بہر صورت وابستہ رہنے کا جذبہ انسان کی فطرت سلیم میں داخل ہے، بے دریغ قربان کیا جاسکتا ہے، لیکن ان دونوں اول الذکر چیزوں کو ان میں سے کسی چیز کے لئے ترک نہیں کیا جاسکتا۔

مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ولادت اور آپؐ کے اور صحابۂ کرامؓ کے مرکز ووطن کے علاوہ دلوں کے لئے مقناطیس کی سی کشش رکھتا تھا، اس لئے کہ اسی شہر میں بیت اللہ ہے، جس کی محبت ان کی روح اور خون میں پیوست تھی، لیکن ان میں سے کسی ایک چیز نے بھی آپؐ کو اور صحابۂ کرامؓ کو ترک وطن اور اہل وعیال کو خیرباد کہنے سے باز نہیں رکھا، کیونکہ زمین اس عقیدہ ودعوت کے لئے بالکل تنگ ہوچکی تھی، اور مکہ والے ان دونوں چیزوں سے منھ پھیر چکے تھے۔

بشری وانسانی تعلق ومحبت اور ایمانی قوت اور ذوق وشوق کے یہ ملے جلے جذبات آپؐ کے اس جملہ سے بخوبی جھلک رہے ہیں جو ہجرت کے وقت آپؐ نے مکہ کو مخاطب کرکے کہا تھا: "ما اطیبك من بلد وأحبك إلیّ ولولا أن قومی أخرجونی منك ما سکنت غیرہ" (تو کتنا اچھا شہر ہے اور مجھے کس قدر عزیز ومحبوب ہے، اگر میری قوم مجھے یہاں سے نہ نکالتی تو میں تیرے سوا کسی اور جگہ سکونت اختیار نہ کرتا)۔

یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تعمیل تھی:

﴿یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَۃٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنَ﴾۔ (سورۂ عنکبوت /٥٦)

(اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو، میری زمین فراخ ہے تو میری ہی عبادت کرو)۔

غار ثور کی طرف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ مکہ سے چھپتے چھپاتے روانہ ہوئے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے عبداللہ کو ہدایت کی کہ وہ ذرا خبر رکھیں کہ لوگ ان کے بارے میں کیا چہ میگوئیاں کررہے ہیں، اپنے غلام عامر بن فہیرہ کو حکم دیا کہ وہ دن بھر ان کی بکریاں چرایا کریں اور شام کو ان کا دودھ پہونچا دیا کریں، اسماء بنت ابی بکر کھانا پہونچایا کرتی تھیں۔

محبت کی کرشمہ سازیاں

محبت تخلیق انسانی سے لے کر آج تک ایک ایسے الہامی جذبہ کی حیثیت سے زندہ، پائندہ اور تابندہ ہے، جو نازک سے نازک باتوں کی طرف بطور خود رہنمائی کرتی ہے، اور راستہ سجھاتی ہے، یہ "عشق است وہزار بدگمانی" والا مضمون ہے، وہ اپنے محبوب سے کسی وقت غافل نہیں ہوتی اور موہوم سے موہوم چیز کا خطرہ محسوس کرلیتی ہے، اس سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کچھ یہی حال تھا، چنانچہ روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ چلنے میں کبھی آپؐ سے آگے رہتے کبھی پیچھے چلنے لگتے، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو محسوس فرمایا اور کہا کہ ابوبکر! کیا بات ہے کبھی تم میرے پیچھے چلتے ہو اور کبھی آگے؟ انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے تعاقب کا خیال آتا ہے تو میں پیچھے چلنے لگتا ہوں، پھر گھات کا خطرہ ہوتا ہے تو آگے آجاتا ہوں۔

جب دونوں حضرات غار تک پہونچ گئے تو حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپؐ ذرا توقف فرمائیں میں غار کو دیکھ بھال لوں اور صاف کرلوں، اس کے بعد وہ غار کے اندر گئے اور اس کو صاف کرکے اور سوراخ وغیرہ بند کرکے باہر آئے اس وقت ان کو یاد آیا کہ ایک بل باقی رہ گیا ہے جس کو وہ ٹھیک سے نہیں دیکھ سکے، پھر انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ آپؐ ذرا اور توقف فرمائیں، میں اس کو دیکھ لوں، پھر اس کے اندر گئے اور جب اس کی طرف سے اطمینان ہوگیا تو کہا یا رسول اللہ اب آپؐ اندر اتر آئیں، چنانچہ آپؐ اندر تشریف لے آئے۔

آسمانی کمک اور غیبی امداد

جب دونوں غار میں داخل ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے مکڑی کو بھیجا، اس نے غار اور غار کے منھ پر جو درخت تھا، اس کے درمیان ایک جال بن دیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھپا دیا، اسی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے دو جنگلی کبوتریوں کو بھیج دیا جو اوپر پھڑ پھڑاتی رہیں پھر آکر وہاں بیٹھ گئیں۔

﴿وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ (اور اللہ ہی کے ہاتھ میں آسمانوں اور زمین کے لشکر ہیں)۔

انسانی تاریخ کا سب سے نازک لمحہ

ادھر مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعاقب شروع کیا، یہ انسانیت کے طول وطویل سفر کا سب سے نازک اور سب سے زیادہ فیصلہ کن لمحہ تھا، یا تو ایک ایسی بدنصیبی سامنے تھی جس کی کوئی انتہا نہیں، یا ایک ایسی خوش نصیبی واقبال مندی کا آغاز ہونا تھا، جس کی کوئی حد نہ تھی، انسانیت نے بے چینی سے اپنی سانس روک لی تھی، اور بے حس وحرکت ہوکر ان جاسوسوں اور تعاقب کرنے والوں کو پھٹی ہوئی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی جو اس وقت غار کے منھ پر کھڑے تھے، اور صرف اتنی دیر باقی تھی کہ ان میں سے کوئی نیچے دیکھ لے، لیکن خدا کی قدرت ان کے اور اس اقدام کے درمیان حائل ہوگئی، اور وہ دھوکہ کھا گئے، انھوں نے دیکھا کہ غار کے منھ مکڑی کے جالے سے بند ہے تو ان کا ذہن بھی ادھر نہ جاسکا کہ اندر کوئی ہوسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے:

﴿فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا﴾۔(سورہ توبہ/ ۴۰)

(تو خدا نے ان پر تسکین نازل فرمائی اور ان کو ایسے لشکروں سے مدد دی جو تم کو نظر نہیں آتے تھے)۔

﴿لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾

اس لمحہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نگاہ اوپر اٹھی تو انھیں مشرکین کے آثار نظر آئے، انھوں نے کہا: یارسول اللہ! اگر ان میں سے کسی نے ایک قدم بھی آگے بڑھایا تو ہمیں دیکھ لے گا، آپؐ نے جواب دیا: ﴿مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا﴾ (ان دو کے بارہ میں تمہارا کیا گمان ہے جن کا تیسرا اللہ ہے؟) اسی سلسلہ میں یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾۔ (سورہ توبہ/ ۴۰)

(اس وقت) دو ہی شخص تھے جن میں (ایک ابوبکرؓ تھے) دوسرے (خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) جب وہ دونوں غار (ثور) میں تھے اس وقت پیغمبر اپنے رفیق کو تسلی دیتے تھے کہ غم نہ کرو خدا ہمارے ساتھ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعاقب میں سراقہ کی روانگی

قریش نے یہ اعلان کردیا تھا کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کرکے لائے گا اس کو سو اونٹنیاں انعام میں دی جائیں گی، ان لوگوں نے غار میں تین راتیں گذاریں، پھر دونوں آگے کی طرف روانہ ہوئے (عامر بن فہیرہ اور عبداللہ بن اریقط جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے راستہ بتانے کے لئے اجرت پر ساتھ لیا تھا) ساحل کی طرف سے آپ کو لے کر چلے۔

سراقہ بن مالک بن جعشم کو انعام کی لالچ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعاقب پر آمادہ کیا، اور سو اونٹنیوں کے شوق میں اس نے ایک گھوڑے پر سوار ہوکر آپؐ کے نشانات قدم کی مدد سے تعاقب شروع کیا؛ لیکن اس کے گھوڑے کو اچانک ٹھوکر لگی اور وہ گر پڑا لیکن اب بھی ہار نہ مانی اور آپؐ کے نشانات پر آگے بڑھتا رہا، دوسری مرتبہ اس کے گھوڑے نے پھر ٹھوکر کھائی اور وہ گرا، پھر سوار ہوا اور تعاقب شروع کیا، یہاں تک کہ یہ لوگ اس کو سامنے نظر آگئے اور اسی وقت تیسری بار گھوڑے نے سخت ٹھوکر کھائی اور اسکے دونوں اگلے پاؤں زمین میں دھنس گئے، سراقہ گر پڑا، اسی کے ساتھ بگولہ یا آندھی کی شکل میں وہاں سے دھواں بھی اٹھا۔

سراقہ نے جب یہ دیکھا تو سمجھ گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی حمایت میں ہیں، اور وہ ہر صورت میں غالب آئیں گے، اس نے زور سے آواز دی اور کہا کہ میں سراقہ بن جعشم ہوں، مجھے بات کرنے کا موقع دیجئے، مجھ سے آپؐ لوگوں کو ہرگز کوئی نقصان نہ پہونچے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا اس سے پوچھو کہ وہ ہم سے کیا چاہتا ہے؟ سراقہ نے کہا کہ آپ ایک تحریر مجھے دیدیں جو ہمارے اور آپؐ کے درمیان ایک نشانی اور یادگار کے طور پر محفوظ رہے عامر بن فہیرہ نے ہڈی یا جھلی پر ایک تحریر لکھ کر اس کے حوالہ کی۔

عین اس حال میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت پر مجبور ہیں، مکہ میں رہنا ممکن نہیں، دشمن ہر طرف گھات میں ہیں اور ان کا تعاقب کیا جارہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ اس دن کی طرف جاتی ہے جس دن آپؐ کے غلام کسریٰ کا تاج اور قیصر کا تخت اپنے پیروں سے روندیں گے اور زمین کے خزانوں کے مالک ہوں گے، آپؐ نے اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں اس درخشاں روشنی کی پیش گوئی کی اور سراقہ سے ارشاد فرمایا: سراقہ! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب کسریٰ کے کنگن تم اپنے ہاتھ میں پہنو گے؟

ایک خلاف قیاس اور ماورائے عقل پیش گوئی

عین اس حال میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت پر مجبور ہیں، مکہ میں رہنا ممکن نہیں، دشمن ہر طرف گھات میں ہیں، اور ان کا تعاقب کیا جارہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ اس دن کی طرف جاتی ہے، جس دن آپؐ کے غلام کسریٰ کا تاج اور قیصر کا تخت اپنے پیروں سے روندیں گے، اور زمین کے خزانوں کے مالک ہوں گے، آپؐ نے اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں اس درخشاں روشنی کی پیش گوئی کی اور سراقہ سے ارشاد فرمایا سراقہ! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب کسریٰ کے کنگن تم اپنے ہاتھ میں پہنو گے؟

بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے نصرت وحمایت اور فتح مبین اور دین کے لئے غلبہ وعروج اور فتح مکمل کا وعدہ کیا تھا:

﴿هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ، وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ (سورہ توبہ/ ۳۳)

(وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا، تاکہ اس (دین) کو (دنیا کے) تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ کافر ناخوش ہی ہوں)۔

کوتاہ بیں اور کم عقل لوگوں نے اس بات کا انکار کیا، قریش نے اس کو امر محال اور انہونی بات سمجھی لیکن نگاہ نبوت دور کو قریب دیکھ رہی تھی:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ﴾۔

(بے شک خدا خلاف وعدہ نہیں کرتا)۔

اور حرف بحرف اسی طرح ہوا، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے کسریٰ کے کنگن، اس کا پٹکا اور تاج حاضر کیا گیا تو انھوں نے سراقہ کو بلایا اور اس کو یہ پہنایا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی حرف بحرف پوری ہوئی، سراقہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زاد راہ اور ضروری سامان کی بھی پیش کش کی، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول نہ فرمایا اور صرف اتنی بات کہی کہ "اخف عنا" (ہماری اطلاع کسی کو نہ دینا)۔

مبارک شخص

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ اپنے سفر کے دوران ام معبد الخزاعیہ کے پاس سے گزرے، ان کے پاس ایک بکری تھی، جس کا چارہ پانی کی کمی سے دودھ خشک ہوگیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا، اللہ کا نام لیا اور دعا کی، چنانچہ اسی وقت دودھ تیزی سے جاری ہوگیا، آپؐ نے یہ دودھ ام معبد کو اور اپنے ساتھیوں کو پلایا، یہاں تک کہ سب خوب سیراب ہوگئے، پھر آپؐ نے نوش فرمایا، اور دوبارہ دوہا یہاں تک کہ برتن پورا لبریز ہوگیا، جب ابو معبد اپنے کام سے واپس آئے اور واقعہ دریافت کیا، تو ام معبد نے ان سے کہا کہ "خدا کی قسم! ایک مبارک شخص ہمارے پاس سے گزرے، اور ایسی ایسی انھوں نے باتیں کیں" پھر انھوں نے بہترین الفاظ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی، یہ سن کر ابو معبد بولے، خدا کی قسم مجھے یہ قریش کے وہی شخص معلوم ہوتے ہیں، جن کی قریش کو تلاش ہے۔

رہبر نے ان دونوں کو ساتھ لے کر اپنا سفر جاری رکھا، یہاں تک کہ یہ قبا تک، جو مدینہ کے مضافات میں ہے، پہونچ گئے یہ واقعہ ۱۲ ربیع الاول دوشنبہ کا ہے اور اسی سے اسلامی تقویم اور اسلامی تاریخ کا آغاز ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

ہندی ماہنامہ "سچا راہی"

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ کی خواہش تھی کہ اس ہندی دور میں ندوۃ العلماء سے ایک ہندی ماہنامہ شائع ہو، چنانچہ ناظم ندوۃ العلماء حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم کے ایماء اور انتظامیہ کے اتفاق سے مارچ ۲۰۰۱ء میں ہندی ماہنامہ "سچا راہی" کا ندوہ سے اجراء ہوا، جس میں ہندی زبان میں قرآن، حدیث، فقہ، تاریخ اسلامی، اصلاح معاشرہ اور اخلاقیات پر علماء ندوہ کے مفید مضامین شائع ہوتے ہیں، الحمدللہ یہ ہندی ماہنامہ ہندی دانوں میں بہت مقبول ہے، اس کا سالانہ چندہ سردست ۱۲۰/روپے ہے۔

قارئین "تعمیر حیات" سے درخواست ہے کہ وہ اپنے حلقہ کے ہندی دانوں میں اس کا تعارف کرا کر اس کی توسیع واشاعت میں حصہ لیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

اس کے لیے صبح آٹھ بجے سے ایک بجے تک 0522 7240406 پر رابطہ کریں یا اس پتہ پر خط لکھیں۔

منیجر 'سچا راہی' پوسٹ بکس نمبر ۹۳، ندوۃ العلماء لکھنؤ ۲۲۶۰۰۷ (یوپی)

سخن دلنواز

انسانی معاشرہ کو خودغرضوں کا معاشرہ نہ بننے دیں

(پیغام برائے اصلاح معاشرہ کانفرنس، کوٹہ [راجستھان] ۲۴ر نومبر ۲۰۱۱ء)

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

الحمد للہ الذی حلّ وکفیٰ، والصلوٰۃ والسلام علی خاتم أنبیائه سیدنا محمد المصطفیٰ أمابعد!

حضرات! راجستھان کے اس اہم مقام پر جو ملک کو عمارتی ضرورت کے لیے خوبی وبہتری لانے والا سامان مہیا کرتا ہے، انسانی اخلاق وکردار میں خوبی اور حسن پیدا کرنے کے اسباب پر غور کرنے اور انسان کو خوبیوں والا اور پاکیزہ انسان بننے کی تلقین کے لیے یہ جلسہ منعقد کیا جارہا ہے۔

حضرات! انسان کا مزاج اس کے پروردگار نے ایسا بنایا ہے کہ وہ صاف ستھرا رہنا چاہتا ہے، اور اپنی چیزوں کو بھی صاف ستھرا رکھنا چاہتا ہے، سامنے نظر آنے والی چیزیں جو اس کی پسند کی ہوتی ہیں، ان کو صاف ستھرا رکھنے کا اہتمام تو تقریباً ہر انسان کرتا ہے، لیکن جو چیزیں اس کے اندر کی ہیں، یعنی معاملات اور ان میں اس کا جذبہ اور عمل اسی طرح اخلاق وصفات کے سلسلہ میں بھی اپنے کو صاف ستھرا رکھنا انسانی زندگی کا وہ اہم پہلو ہے، جس سے انسانی معاشرہ بہتر اور خوبیوں کا حامل معاشرہ بنتا ہے؛ لیکن انسان کی جو خواہش نفس ہے اور بعض وقت اس کی جسمانی راحت کی جو طلب ہے، اس کے اثر سے بہت سے انسان اپنے معاملات اور اخلاق وصفات کی خوبی کی طرف سے بے توجہی کرتے ہیں، اس سے معاشرہ خراب اور گندہ ہوجاتا ہے، حالانکہ انسانیت اسی میں ہے کہ اپنی اخلاقی ومعاملاتی حالت کو اچھا بنائے، چاہے اس میں اس کو جسمانی تکلیف ہو، عام طور پر تمدن آنے کے بعد انسان میں یہ کمزوری پیدا ہوجاتی ہے کہ وہ ظاہری خوبی کو کافی سمجھتا ہے، اور اپنے اندر کی خوبیوں پر وہ توجہ نہیں دیتا، جتنی ان کو توجہ دینی چاہیے۔ اگر اس کا مالی فائدہ یا جسمانی فائدہ سامنے ہے، تو جھوٹ بول لے گا دوسرے کو دھوکہ دے دیگا اور دوسرے کا حق مار کے اپنا فائدہ اٹھالے گا، اور بے حیائی اور اخلاقی خرابی کو برداشت کرلے گا، کہ اس سے اس کو مزہ ملتا ہے، اس کی خواہش پوری ہوتی ہے، یہ نہیں دیکھے گا کہ یہ چیزیں انسانی کردار اور اخلاق کے خلاف ہیں۔

انسان کی زندگی میں عموماً یہ بات پیدا ہوجاتی ہے کہ اگر اس کی خرابی کو دیکھنے والا کوئی نہیں ہے یا ٹوکنے والا نہیں ہے تو وہ اپنے مزے اور لطف کے لیے بری بات اختیار کرلے گا، یہ عیب ہمارے معاشرے میں بڑھتا ہوا نظر آرہا ہے، اس کو روکنے کی بہت ضرورت ہے، اس لیے کہ اگر یہ خرابیاں عام ہوجائیں گی، تو انسان دیکھنے میں تو انسان نظر آئے گا؛ لیکن اصلاً وہ انسان کہلانے کے لائق نہیں ہوگا، اس لیے کہ اس طرح کی خرابی جانوروں میں تو پائی جاتی ہے، کیوں کہ ان کو اچھے اور برے کا فرق معلوم نہیں اور وہ معلوم بھی نہیں کرسکتے، اسی لیے ان کو انسانوں کا تابع بنایا گیا ہے، انسان ان کو چلاتے ہیں؛ لیکن انسان کو قدرت کی طرف سے کسی دوسری مخلوق کا تابع نہیں بنایا گیا، بلکہ اس کے خالق ومالک نے اس کو علم کی صلاحیت دے کر اس کو بتا دیا ہے کہ تم خود اس بات کو سمجھو کہ تم جانوروں سے بہتر ہو، اگر تم اپنے کو قابو میں نہیں رکھوگے، اور جانور جیسے اخلاق اختیار کرلوگے کہ جیسا جانور کرتے ہیں کہ کسی کا کھانا رکھا ہو، پھل رکھے ہوں، وہ آئے گا اور وہ سامان کھالے گا، اس کو اس کا شعور نہیں ہوگا کہ اس کو یہ مال کھانے کا حق نہیں ہے، یہ دوسرے کا مال ہے، اگر یہی کام انسان کرنے لگے کہ کوئی

یہ کتنی بری بات ہے کہ انسانی معاشرہ خود غرضوں کا معاشرہ بن جائے، ہر ایک غلط طریقے سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے، اس لیے ہم میں سے ہر ایک کی ذمہ داری ہے کہ اپنے معاشرے میں ایسی بات نہ ہونے دیں اور اس کے لیے کوشش کریں کہ انسانوں میں انسانوں جیسے اخلاق پیدا ہوں، وہ اپنے خالق و مالک کے سامنے جوابدہ ہونے کا خیال کریں، کہ وہ یہ پوچھے گا کہ ہم نے تم کو عقل دی تھی اور علم دیا تھا، پھر بھی تم نے اپنی زندگی خراب کیوں گذاری، ایسے میں ہمارے پاس کیا جواب ہوگا؟ اور دوسری زندگی پر ایمان رکھنے والوں کو یعنی مسلمانوں کو اور زیادہ سوچنا چاہئے کہ دوسری زندگی میں جب وہ اپنے مالک کے سامنے حاضر ہوں گے تو کیا جواب دیں گے؟!

روکنے والا نہ ہو، تو دوسرے کا حق مار لے، اور فائدہ اٹھالے، اور غلط سے غلط کام کرلے کہ کوئی دوسرا روکنے والا اور منع کرنے والا نہیں ہے، اور یہ نہ سوچے کہ اس کے خالق ومالک نے اس کو علم کی دولت سے نوازا ہے، اس کو انسان بنایا ہے، اچھے اور برے کی تمیز دی ہے، جس کے ذریعہ وہ چیزوں کی خرابی کو جان لیتا ہے؛ لیکن پھر بھی اپنے خودغرضانہ نفع کے لیے دوسرے کو ایذاء پہونچاتا ہے اور برا کام کرتا ہے، جب یہ خرابی پھیل جاتی ہے، تو پورا معاشرہ خراب ہوجاتا ہے، اور جب معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوجاتا ہے، تو پھر ہر انسان دوسرے انسان سے ڈرتا ہے، اور اس سے خطرہ محسوس کرتا ہے کہ جب موقع ملے گا یہ ہم کو نقصان پہونچا کر فائدہ اٹھائے گا، اس سے ہوشیار رہو۔

یہ کتنی بری بات ہے کہ انسانی معاشرہ خود غرضوں کا معاشرہ بن جائے، ہر ایک غلط طریقے سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے۔ اس لیے ہم میں سے ہر ایک کی ذمہ داری ہے کہ اپنے معاشرے میں ایسی بات نہ ہونے دیں، اور اس کے لیے کوشش کریں کہ انسانوں میں انسانوں جیسے اخلاق پیدا ہوں، وہ اپنے خالق و مالک کے سامنے جوابدہ ہونے کا خیال کریں، کہ وہ یہ پوچھے گا کہ ہم نے تم کو عقل دی تھی، اور علم دیا تھا، پھر بھی تم نے اپنی زندگی خراب کیوں گذاری، ایسے میں ہمارے پاس کیا جواب ہوگا؟

اور دوسری زندگی پر ایمان رکھنے والوں کو یعنی مسلمانوں کو اور زیادہ سوچنا چاہئے کہ جب دوسری زندگی میں جب وہ اپنے مالک کے سامنے حاضر ہوں گے تو کیا جواب دیں گے، ہم کو قرآن و حدیث کے ذریعہ سے زندگی کی اچھی باتیں بتائی گئیں ہیں اور بری باتوں سے واقف کرایا گیا ہے، اور جن کو معلوم نہیں ہے وہ قرآن وحدیث سے معلوم کرسکتے ہیں، اس سلسلہ میں لوگوں کو سمجھانے کی ضرورت ہے کہ وہ اچھی زندگی اختیار کریں، معاشرے کی خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

اس لیے ہمارے اس طرح کے جلسوں اور اجتماعات میں اس کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ ہماری زندگیوں میں خرابیاں او ربرے اعمال بڑھتے جارہے ہیں، شادیوں میں کیسی دھوم دھام ہوتی ہے، جو اگر کفایت کے ساتھ کی جائیں، تو پیسوں کی بربادی بھی نہ ہو اور وہ پیسہ دوسرے اچھے کاموں میں صرف کیا جاسکے، اور شادیاں ہونے کے بعد شوہر وبیوی کے درمیان اختلافات پیدا ہوجاتے ہیں جو زیادہ تر جہیز کے سلسلہ میں ہوتے ہیں، جس کا طلب کرنا جائز نہیں ہے، پھر اقتصادی معاملات میں حرام وحلال کا فرق ختم کردیا جاتا ہے، اور سود کی لعنت تو غضب الٰہی کا سبب بنتی ہے، مال کی محبت میں ہر ایک اپنا فائدہ دیکھتا ہے اور دوسرے کے ساتھ مروت نہیں کرتا۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم دوسرے کے فائدہ کو بھی اپنے فائدہ کی طرح سمجھیں، اور اپنی زندگی میں ایسے کاموں سے بچیں، جن سے سوائے شہرت طلبی اور ناموری حاصل کرنے کے یا مالی فائدہ اٹھالینے کے اور کچھ فائدہ نہیں، ہم اچھے اخلاق اختیار کریں اور جب ہمارا معاشرہ اچھا انسانی معاشرہ بنے گا، تو ان کو دیکھ کر دوسرے معاشرے بھی سبق لیں گے، اس کے لیے جس سے جو کوشش ہوسکتی ہے، اس کو کوشش کرنی چاہئے، اپنے محلہ میں، اپنے خاندان میں اور اپنے شہر میں انسانی خوبیوں کو اختیار کرنے اور آپس میں ہمدردی اور محبت کو عام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

یہ جلسہ بھی اس بات کی طرف متوجہ کرنے کے لیے ہورہا ہے، آپ سب یہاں سے یہ پیغام لے کر جائیں کہ ہم اپنے معاشرے کو اچھا انسانی معاشرہ بنانے کی جو بھی کوشش ہوسکتی ہے کریں گے، اس سے اللہ کی رضا بھی حاصل ہوگی، اور ہم میں انسانی خوبیاں بھی پیدا ہوں گی، جس سے ہم صحیح اور اچھے انسان ثابت ہوں گے، میں اس جلسہ میں اپنی بعض دشواریوں کی وجہ سے حاضر نہیں ہوسکا؛ لیکن میں اپنے اس پیغام کے ذریعہ سے اپنے کو اس جلسہ میں شریک سمجھتا ہوں۔ وما علینا الا البلاغ۔

☆☆☆☆☆

دعائے مغفرت

بھٹکل کے صاحب خیر، دبئی میں دینی مدارس کے سفراء کے معاون ومددگار جناب محتشم عبدالباری کی اہلیہ کا گذشتہ ہفتہ دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہوگیا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ بڑی نیک سیرت، مہمان نواز اور دینی کاموں میں اپنے شوہر کے شانہ بشانہ محتاجوں اور بیواؤں کی خبر گیری کرنے والی تھیں، ظہر کے بعد حسب معمول مہمانوں کی ضیافت کی، آرام کی غرض سے لیٹ گئیں، اور جب انہیں بیدار کرنے کی کوشش کی گئی تو معلوم ہوا کہ وہ ابدی نیند سوچکی ہیں اور اپنے مالک حقیقی سے جاملی ہیں۔ مرحومہ سے نائب مہتمم دارالعلوم مولانا عبدالعزیز بھٹکلی ندوی کی عزیزداری تھی۔

ادارہ 'تعمیر حیات' پسماندگان خصوصاً جناب محتشم عبد الباری اور ان کے فرزندان ضیاء عبدالباری وزید عبد الباری کے غم میں شریک اور قارئین سے ایصال ثواب کی درخواست کرتا ہے۔ ☆☆☆

اصلاح قلب

حسد - ایک مہلک نفسیاتی مرض

تحریر: مصطفی لطفی منفلوطیؒ

حاسد و محسود کا رشتہ یوں تو بظاہر باہم عداوت پر مبنی لگتا ہے، تاہم اگر محسود کو معلوم ہوجائے کہ حاسد کے اس پر کیا احسانات ہیں، اس نے اسے کن عظیم نعمتوں سے بہرہ ور کیا ہے اور کتنے عظیم مرتبے کا حقدار ٹھہرایا ہے، تو شاید وہ ساری تلخیاں بھول کر یکلخت اس کا مخلص ترین دوست بن جائے اور اس کے سامنے یوں حاضر ہو جس طرح ایک ممنون کرم اپنے محسن حقیقی کے سامنے دست بستہ حاضر ہوتا ہے، ایک باصلاحیت اور ہنر مند شخص کو اپنی صلاحیتوں اور قابلیتوں کا علم نہیں ہوتا، اس طرح وہ ان کی ناقدری کرتا اور اسے ناقابل اعتناء سمجھتا ہے؛ لیکن ایک حاسد جب اس کی صلاحیتوں کا انکار کرتا ہے اور اسے ذلت وحقارت کی نظر سے دیکھتا ہے تو محسود کو اپنی نعمتوں اور صلاحیتوں کی قدر و قیمت کا اندازہ ہوتا ہے، چنانچہ اچانک وہ خواب غفلت سے بیدار ہوتا ہے اور اپنی ساری خفتہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر ایک بہتر مستقبل کی تعمیر میں جٹ جاتا ہے، اس طرح حاسد دشمن کے لبادے میں دراصل ایک ایسا دوست ہوتا ہے جو بظاہر تو محسود کی تباہی و بربادی کا خواہاں؛ لیکن دراصل اس کے روشن مستقبل کا معمار ہوتا ہے۔

مجھے شاید ہی کسی کی حالت زار پر اتنا رونا آتا ہو، جتنا حاسد کی بیچارگی پر آتا ہے، حاسد بیچارہ چاہتا ہے کہ وہ محسود سے ان ساری نعمتوں کا انتقام لے لے جو خدا نے اپنے فضل سے اسے بخشی ہیں، صبح و شام کی بس یہی ایک آرزو اس کی آبلہ پائی کا باعث ہوتی ہے کہ روز و شب کی آمد و شد کسی ایسے سانحہ کو جنم دے دے جس میں اس کے محسود کی ساری نعمتیں چھن جائیں، زمانہ کوئی ایسی مصیبت نازل کردے جو برق تپاں بن کر اس پر گرے اور لمحوں میں اس کے خرمن حیات کو خاکستر کر جائے، حالانکہ حاسد کو شاید پتہ نہیں ہوتا کہ وہ اپنے اس فعل کے ذریعے محسود کا نقصان نہیں، بلکہ فائدہ کررہا ہے، اپنے خون جگر سے اسے وہ آب حیات پلا رہا ہے جو اسے عنقریب حیات جاودانی بخشنے والا ہے اور اس کی رہنمائی ایک ایسے راستے کی طرف کررہا ہے، جہاں سے عز و شرف اور عروج و سربلندی کی منزل زیادہ دور نہیں۔

حاسد کا چہرہ صلاحیتوں اور نعمتوں کو ناپنے کا ایک عمدہ پیمانہ ہوتا ہے، وہ دراصل ایک ایسی اسکرین کی مانند ہوتا ہے جس کے بدلتے رنگ اور وقفے وقفے سے اس پر ابھرتی ہوئی آڑی ترچھی لکیروں کے ذریعے اس کے اندرون میں چل رہے پروگرام کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، اگر آپ کو اپنی کسی صلاحیت کی قیمت کا اندازہ لگانا ہے تو اس کا اظہار اپنے حاسد کے سامنے کیجئے پھر ترچھی نظروں سے اس کے چہرے کا مشاہدہ کیجئے، ناپسندیدگی اور انقباض کے جتنے سیاہ بادل اس کے چہرہ پر منڈلاتے نظر آئیں، آپ اپنی صلاحیت کو اتنا ہی روشن اور تابناک سمجھئے۔

خدا نے اپنے بندوں کو جن نعمتوں سے سرفراز کیا ہے، ان میں سب سے کم تر درجے کی نعمت وہ ہے جس پر کوئی حسد کرنے والا نہ ہو، اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی کم تر درجے کی نعمت بھی اعلیٰ مراتب حاصل کرے تو خدارا اسے حاسدوں کے بازار میں لے جائیے، ناقدروں کی منڈی میں رکھئے، اگر وہاں اس کی تحقیر کی کوشش کی جائے اور اسے بے فائدہ اور بے کار قرار دیا جائے تو خوش ہوجائیے کہ آپ کی آرزو بھی پوری ہوگئی اور حاسدوں نے بھی اسے سند فضیلت عطا کردی۔

اگر آپ دو آدمیوں کے بیچ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ان میں کون برتر ذہنیت کا مالک اور کون پست ذہن ہے تو دیکھئے کہ ان میں کون اپنے ساتھی کو پریشان دیکھنے کا خواہاں، اس کے کارناموں پر پردہ ڈالنے والا اور اس کی عزت کو داغدار اور اس کی شخصیت کو مجروح کرنا چاہتا ہے، ان میں سے جو بھی ایسے کردار کا مالک ہو سمجھ جائیے کہ دونوں میں یہ شخص انتہائی گھٹیا اور رذیل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بھی ہر گناہ کی ایک سزا مقرر کر رکھی ہے جو گنہگار کو اس وقت ملتی ہے جب اس کا متعین وقت آجاتا ہے، چنانچہ شرابی شراب کی سزا اس وقت پاتا ہے جب بیمار پڑتا ہے، جواری جوئے کی سزا تب پاتا ہے جب فقر و فاقے کی مصیبت آن پڑتی ہے، چور کی مصیبت اس وقت آتی ہے جب جیل کی کال کوٹھری اس کا مقدر بنتی ہے؛ لیکن حاسد کا حال ان سب سے برا ہوتا ہے، اس کا تو پورا وجود سرتاپا سزا معلوم ہوتا ہے، کیونکہ ایک لمحہ کو بھی اسے چین میسر نہیں آتا، اسے تو نعمت اور فضل خداوندی کی ہر وہ جھلک اذیت پہنچاتی ہے جو اسے دوسروں کی جھولی میں نظر آتی ہے، اسے دوسروں کی صلاحیتوں کا ہر وہ نظارہ تکلیف دیتا ہے جو اس کی نگاہوں کے سامنے سے گزرتا ہے۔

نعمت اور فضل الٰہی تو ایسی چیزیں ہیں جو ہر وقت انسان پر سایہ فگن رہتی ہیں اور نگاہوں سے اوجھل نہیں ہوتیں، بس مناظر اور مظاہر بدلتے رہتے ہیں، اب ذرا اس شخص کا تصور کیجئے جسے اس طرح کے ہر منظر سے تکلیف ہوتی ہو، ظاہر ہے اس کے غموں کا سلسلہ بھی لامتناہی ہوگا اور شاید اسے سکون دل اور قرار تبھی میسر آئے، جب اس کی آنکھیں پتھرا جائیں اور دل دھڑکنا بند کردے۔

حسد مہلک بیماریوں میں سے ایک بیماری ہے، ہر مرض کا خالق نے ایک علاج پیدا کیا ہے، حاسد کے مرض کا علاج یہ ہے کہ وہ جس سے حسد کر رہا ہے اس کی زندگی کا جائزہ لے اور ان خصوصیتوں کا باریک بینی سے مطالعہ کرے، جن کے ذریعے وہ ان نعمتوں کا مستحق ٹھہرا ہے اور جو اس کے حسد کا باعث ہیں اور میرے خیال میں تجزیے کے اس عمل میں اسے اتنی مشقت اور ذہنی اذیت نہ اٹھانی پڑیگی جتنی اسے محسود کی قدر و منزلت گھٹانے اور اسے رسوا کرنے میں اٹھانی پڑتی تھی، اگر وہ اس کے مال پر حسد کر رہا ہے تو اسے دیکھنا چاہئے کہ وہ مال اس نے کیسے کمایا ہے، اگر علم باعث حسد ہے تو اسے علم و ادب سیکھنا چاہئے، اگر وہ ایسا نہ کرکے حسد کی روش اختیار کرتا ہے تو گویا اپنی زندگی کو جہنم میں جھونکتا ہے۔

حاسد کو کبھی چین سے رہتے نہیں دیکھا
سیماب کو یکجا کبھی رہتے نہیں دیکھا

(ترجمہ: محمد عمیر سفیان اصلاحی)

غیر آئینی مجوزہ متعدد بل کے خلاف ملک گیر احتجاج کا فیصلہ

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے رائٹ ٹو ایجوکیشن ایکٹ، ڈائریکٹ ٹیکسز کوڈ اور وقف ترمیمی بل کے خلاف پورے ملک میں احتجاجی مہم چلانے کا فیصلہ کیا ہے، اس لئے کہ مرکزی حکومت کے وزراء ان قوانین میں خامیوں کے باوجود ان میں ترمیم کرنے کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھا رہے ہیں۔

عوامی احتجاجی تحریک کا فیصلہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی مجلس عاملہ نے ۲۶/نومبر ۲۰۱۱ء کو نئی دہلی کے نیو ہورائزن اسکول میں صدر بورڈ حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کی صدارت میں منعقد میٹنگ میں لیا۔ تحریک کو منظم کرنے کے لئے عاملہ نے ایک مرکزی ایکشن کمیٹی تشکیل دی ہے، جس کے کنوینر مولانا سید محمد ولی رحمانی سکریٹری بورڈ اور جوائنٹ کنوینر مولانا ڈاکٹر محمد سعود عالم قاسمی مقرر کئے گئے ہیں، مسلم پرسنل لا بورڈ کی طرف سے جاری کردہ بیان کے مطابق یہ کمیٹی تمام ریاستوں میں ایکشن کمیٹیاں تشکیل دے گی، جو ریاست کے ہر ضلع اور اہم شہروں میں احتجاجی پروگرام منظم کریں گی، یوپی کی تحریک میں ان تین امور کے علاوہ زرعی اراضیات کی وراثت میں خواتین کے حصہ کے لئے قانون سازی کا مطالبہ بھی شامل ہوگا، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے مطالبے پر زرعی اراضیات سے متعلق قانون میں ترمیم تو کی گئی؛ لیکن شادی شدہ بیٹیوں کو حق وراثت نہیں دیا گیا، اس لئے اس موضوع کو یوپی کی احتجاجی تحریک میں شامل کیا گیا ہے۔

رائٹ ٹو ایجوکیشن ایکٹ کے تعلق سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ مذہبی تعلیم کے اداروں، دینی مدارس، ویدک پاٹھ شالاؤں وغیرہ کو اس قانون سے مستثنیٰ کیا جائے، بیان میں کہا گیا ہے کہ متعلقہ وزیر کپل سبل نے قانون میں ترمیم کے وعدے تو کئے؛ لیکن بعد میں کچھ نہیں کیا، صرف گائیڈ لائنس جاری کئے۔ اس بات پر حیرت ظاہر کی گئی کہ کپل سبل جیسے ماہر قانون و دستور کی منسٹری ایسے گائیڈ لائنس جاری کرتی ہے جن میں دستور کے آرٹیکلس کے غلط حوالے دیئے گئے اور جن میں کھلا تضاد ہے، مجلس عاملہ کا کہنا ہے کہ آل انڈیا پرسنل لا بورڈ نے ڈائریکٹ ٹیکسز کوڈ بل کے جائزے کے بعد یہ محسوس کیا ہے کہ اس میں مذہبی عبادت گاہوں، مذہبی اداروں اور مذہبی ٹرسٹیز کو انکم ٹیکس سے چھوٹ نہیں دی گئی جو اب تک حاصل تھی، اس کوڈ کی منظوری کے بعد جو یکم اپریل ۲۰۱۲ء سے نافذ ہوگا ان پر ٹیکس لگے گا، اس کوڈ کی دیگر خامیوں کو بھی محسوس کیا گیا، بیان میں کہا گیا ہے کہ رائٹ ٹو ایجوکیشن ایکٹ اور ڈائریکٹ ٹیکسز کوڈ سے صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ ملک کے دیگر مذہبی گروہ اور خود اکثریت متاثر ہوگی اس لئے اس تحریک میں دیگر مذاہب کے عمائدین اور قائدین کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے وقف ترمیمی بل کے بارے میں کہا ہے کہ اس بل میں بہت سی خامیاں ہیں اور وقف بورڈ اور وقف کونسل کے مسلم کردار کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی اور بعض دفعات ایسی ہیں جن کے نتیجے میں ہزاروں اوقاف ختم ہوجائیں گے۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی مجلس عاملہ کی میٹنگ میں سپریم کورٹ میں زیر سماعت بابری مسجد کی اپیلوں، ہم جنسی کو ناجائز قرار دینے کے خلاف بورڈ کی اپیل، دارالقضاء کے خلاف دائر کردہ رٹ اور گود لینے کے لئے دائر کردہ رٹ اور کیرلا ہائیکورٹ میں زیر سماعت اسلامی قانون وراثت کے خلاف دائر کردہ رٹ کی پیش رفت پر رپورٹ پیش کی گئی۔

☆☆☆☆☆

وفیات

مولانا ریاض الرحمٰن رشادی مرحوم

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

[ریاست کرناٹک کی معروف علمی، دینی اور سماجی شخصیت وامام وخطیب سٹی جامع مسجد، بنگلور مولانا ریاض الرحمٰن رشادی کا ۲۰ر نومبر ۲۰۱۱ء کو مکہ معظمہ میں انتقال ہوگیا، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا مرحوم فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد مکہ ہی میں اپنے رب کے حضور حاضر ہوگئے، تدفین وہیں عمل میں آئی، اس موقع پر صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ وناظم ندوۃ العلماء، لکھنؤ حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی نے جو تعزیتی پیغام ارسال فرمایا، وہ ذیل میں شائع کیا جارہا ہے۔]

مولانا ریاض الرحمٰن صاحب رشادی بنگلور کی ایک عظیم دینی وعلمی شخصیت تھے، اور تعلیمی اور ملی کاموں کے میدان میں بڑا کردار انجام دینے والی شخصیت کے لحاظ سے معروف رہے ہیں، وہ بنگلور جامع مسجد کے امام اور خطیب تھے، اور اس کے ساتھ ساتھ تعلیمی اور ملی کاموں کی سرپرستی قابل قدر فکر وتوجہ سے کرتے رہے، اس سلسلہ میں انہوں نے کئی ادارے قائم کئے، جس سے بنگلور کے مسلمانوں کو ملی اور دینی میدان میں بھی تقویت حاصل ہورہی تھی، جامع العلوم بنگلور آپ ہی کا قائم کیا ہوا ادارہ ہے، جس کے تحت کئی ٹیکنکل کالج اور یونیورسٹیاں ہیں، جس میں ساڑھے چار ہزار سے زائد طلباء زیر تعلیم ہیں، جامع العلوم بنگلور کے تحت ایک مدرسہ بھی ہے جس کے مولانا مہتمم تھے، اسی کے ساتھ مولانا جامع مسجد بنگلور کے خطیب تھے، اور آل انڈیا ملی کونسل کرناٹک کے سابق صدر بھی رہے، حضرت مولانا علی میاںؒ سے اصلاحی تعلق قائم کیا، آپ حضرت مولانا کے بے انتہا عاشق اور معتقد تھے، مولانا ابو الحسن اسلامک اکیڈمی کے قیام سے لے کر اب تک مولانا کا بھرپور تعاون حاصل رہا، مولانا ہی کی سرپرستی میں اسلامیات کا نصاب تیار ہوا، جو کہ ہندوستان کے بیشتر عصری اسکولوں میں داخل نصاب ہے، مولانا کے خطبات کا ایک مجموعہ ”خطبات جامع“ کے نام سے ابو الحسن اسلامک اکیڈمی بھٹکل سے شائع ہوا ہے، جامع العلوم سے نکلنے والے سہ ماہی پرچہ کے آپ ایڈیٹر بھی تھے، دنیا بھر میں انٹرنیٹ پر اپنا خطبہ نشر کرنے کا کام آپ ہی نے شروع کیا، اور اب تک گیارہ سال ہوئے آپ کے خطبات مسلسل نشر ہوتے ہیں۔

مولانا بڑی دلآویز شخصیت کے مالک تھے، ساٹھ سال کی عمر پائی، آپ حافظ وقاری اور جامعۃ الرشاد کے فارغ تھے، عرصہ سے شوگر کے عارضہ میں گرفتار ہونے کی بناء پر خاصے کمزور ہوگئے تھے، اس کے علاوہ مولانا کے گردوں کی کچھ سال پہلے پیوند کاری ہوئی بھی تھی، لیکن دینی کاموں کی سرپرستی اسی فکرمندی اور جذبہ سے کر رہے تھے، جو انہوں نے شروع سے اختیار کیا تھا، بنگلور شہر مسلمانوں کا دینی وملی لحاظ سے بڑا مرکزی شہر ہے، وہاں آپ جیسی کارگزار شخصیت کے ہونے سے وہاں کے مسائل اور ملی تقاضوں کو بڑی تقویت حاصل تھی، افسوس ہے کہ وہ اس کارگاہ حیات سے رخصت ہوکر اپنے مالک حقیقی سے جاملے، حالانکہ ان کی عمر زیادہ نہیں تھی، لیکن مرض نے ان کو کمزور کردیا تھا، بالآخر ان کا اس دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آگیا، اور انہوں نے اپنے قدردانوں کو رنج میں چھوڑ کر اس دنیا کو الوداع کہا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کی کوششوں کو قبولیت عطا فرمائے، اور اپنی رضامندی سے شاد کام کرے، ان کے جاری کئے ہوئے کاموں کے جاری رہنے کے اسباب مہیا فرمائے، حرمین شریفین سے آپ کو بے انتہا تعلق تھا، ہر سال عمرہ کے لیے تشریف لے جاتے تھے، اور حج کے لیے بھی جانا ہوتا تھا، اس مرتبہ حج سے فارغ ہوکر وہیں دوران قیام آپ کا سانحہ وفات پیش آیا، مکہ مکرمہ میں آپ کی وفات ہونے سے آپ کے تعلق کو تقویت ملتی ہے، کہ حج کے بعد آپ کو بیت اللہ کے جوار میں جگہ ملی، انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کے پسماندگان میں اہلیہ، ایک بیٹا جو کہ حافظ قرآن ہے اور تین بیٹیاں ہیں اللہ تعالیٰ سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ہم ان کے پسماندگان کو اور ان کے قدردانوں کو اپنی دلی تعزیت پیش کرتے ہیں۔

سید محمد رابع حسنی ندوی
ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ

ایک جائزہ

ہارپ (HAARP)

مصنوعی سونامی ،مصنوعی زلزلے اور موسموں پر کنٹرول

قدرت کے نظام میں مداخلت کی دجالی ٹیکنالوجی

مولانا محمد عیسیٰ منصوری

اللہ تعالیٰ نے حیوانات کی طرح جمادات و نباتات میں ایک خاص حیات رکھی ہے، سائنس، نباتات (پیڑ پودوں) کی حیات گذشتہ صدی کے اوائل میں تسلیم کرچکی ہے، قرآن نے پہاڑوں پر امانت کے پیش کرنے، ان کے انکار، خشیت الٰہی سے پہاڑوں کے پھٹ پڑنے کا تذکرہ کیا ہے، اس میں جمادات کی خاص حیات کی طرف اشارہ ہے، جس طرح حیات انسانی کے لیے پورے جسم میں خون کی گردش اور نبض ودل کی دھڑکن کا معتدل رفتار سے رہنا ضروری ہے، اسی طرح کرۂ ارض کی شمال سے جنوب کی جانب اور جنوب سے شمال کی جانب مثبت ومنفی مقناطیسی لہریں گویا اس کی خون کی گردش اور اس کی اپنے محور پر خاص رفتار سے گردش اس کی نبض یا دل کی دھڑکن ہے۔ ہارپ (HAARP) ٹیکنالوجی کے ذریعہ ان دونوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ شروع کردی گئی ہے۔

دنیا کو سائنسی علوم سے سب سے پہلے قرآن اور مسلمانوں نے متعارف کروایا اور انہوں نے اسے انسانیت کی بہبودی اور تعمیر کے لیے استعمال کیا، سولہویں صدی عیسوی کے بعد سائنسی علوم پر یورپ حاوی ہوگیا، پھر اس پر بتدریج نسل پرست صیہونی برادری قابض ہوگئی، تو سائنس کا تخریبی مقاصد کیلئے استعمال شروع ہوا یعنی کرۂ ارض اور انسانیت کی تباہی کیلئے تخریبی عقیدہ ونظریہ یہ ہے کہ ایک مخصوص نسل خود کو خلقتاً ونسلاً سارے انسانوں سے برتر ہونے کا عقیدہ رکھے اور دنیا بھر کی اقوام کو چوپایوں کی طرح اپنا غلام وخدمت گار قرار دے، اس دجالی گروپ نے جب سے اپنے تخریبی وشیطانی مقاصد کیلئے کرۂ ارض کے فطری نظام میں چھیڑ چھاڑ شروع کی، کرۂ ارض تباہی کے قریب پہنچ گیا۔

۱۹۱۵ء میں امریکی سائنسدانوں نے زمین دبار شوں کو کنٹرول کرنے کی تھیوری پیش کی، پھر 1940ء میں مزید سائنسدانوں نے اس تھیوری سے اتفاق جتایا، امریکہ نے بظاہر یہ کہہ کر اسے رد کردیا کہ اس سے دنیا تباہ وٹکڑے ٹکڑے ہوجائے گی، مگر خفیہ طور پر پینٹاگن (امریکی فوجی ہیڈ کوارٹر) کو ملٹری مقاصد کے لئے اس ٹکنالوجی میں مزید تحقیق وپیش رفت پر لگا دیا، خاموشی سے کام آگے بڑھتا رہا حتیٰ کہ 1985ء میں بڑی حد تک کامیابی کے بعد اسے دنیا کے سامنے ظاہر کیا گیا، الاسکا جہاں امریکی ایر بیس نیوی بیس ہے، ہارپ کی ٹیکنالوجی کی بیز بھی وہیں بنائی، وہاں 33 ایکڑ زمین پر 180 طویل انٹینا لگائے گئے، جو تقریباً ڈیڑھ سو میٹر تک اونچے تھے اور اس ٹکنالوجی میں مزید پیش رفت کے لئے الاسکا میں ایک یونیورسٹی قائم کی، مگر اس میں داخلہ بہت ہی خفیہ اور خاص خاص نسل واقوام تک محدود رکھا۔

زمین اپنے محور پر ایک گھنٹہ میں ایک ہزار میل گردش کرتی ہے، زمین کی گردش سے مقناطیسی لہریں پیدا ہوتی ہیں، جس قدر گردش کی رفتار بڑھتی ہے، کثیف مقناطیسی لہروں میں اضافہ ہوتا ہے، اسے زمین کی گمگ کا تواتر (SCHUMAN ROSONANCE CAYILY) کہا جاتا ہے، اسے آپ زمین کی نبض یا خون کی گردش کہہ سکتے ہیں، اس کی شناخت سب سے پہلے 1899ء میں ہوئی تھی، تب سے 1980ء تک اس گمگ کے تواتر (نبض) کا 7.8 ہرٹز یا 7 سائیکل فی سیکنڈ ریکارڈ کیا گیا، 1986-87ء میں جب ان مقناطیسی لہروں سے چھیڑ چھاڑ شروع کی گئی، نبض کی رفتار میں تیزی آگئی، 1995ء کے اخیر تک ایک اندازہ کے مطابق نبض کی رفتار 8.6 ہرٹز تھی، اب سائنسداں کہہ رہے ہیں کہ یہ بڑھ کر 10 ہرٹز فی سیکنڈ ہوچکی ہے اور اس میں مزید اضافہ ہورہا ہے، غالب امکان یہ ہے کہ جب زمین کی گمگ 13 سائکل فی سیکنڈ تک ہوجائے گی تو ایسا وقت آئے گا کہ مقناطیسی فیلڈ زیرو کے قریب ہوجائے گا اس وقت کرۂ ارض سیارہ کی گردش آہستہ آہستہ رک جائے گی۔

زمین اپنے محور پر گھومنا بند کرے گی تو زمین کا آدھا حصہ مسلسل دھوپ میں اور دوسرا نصف مسلسل اندھیرے میں رہے گا، پھر کچھ عرصہ کے بعد آہستہ آہستہ مخالف سمت میں گھومنا شروع کرے گی، اسے مشہور سائنسداں گریگ بریڈن نے اپنی تھیوری پر مشتمل کتاب میں Awakenin Coto Zero Point (زیرو پوائنٹ) کا نام دیا ہے، لیکن زمین مخالف سمت میں گھومنے سے پہلے کچھ عرصہ گردش کرنا چھوڑے گی،

جب دوبارہ گردش شروع کرے گی تو اس کی قطبیں الٹ جائیں گی، یعنی قطب شمالی قطب جنوبی ہوجائے گا اور جنوبی شمال۔ سائنس کا مسلمہ اصول ہے آپ جب لوہے کی کسی سلاخ میں بجلی کا بہاؤ مخالف سمت میں کریں گے تو اس کی قطبیں الٹ جائیں گی یعنی شمال جنوب اور جنوب شمال ہوجائے گا، زمین کی رفتار جب رکے گی تو دن رات طویل ہوجائیں گے جسے دجال کے باب میں بیان کیا گیا کہ دن ہفتہ کا مہینہ سال کا ہوجائے گا اور جب مخالف سمت دوبارہ شروع کرے گی اسے حدیث میں سورج کے مشرق سے طلوع ہونے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

زمین کی اپنے محور پر گردش سے دن رات بنتے ہیں، اس رفتار میں کمی بیشی میں زیادہ تر (90 فیصد) تک سبب ہواؤں کی رفتار میں تبدیلی سے لایا جاسکتا ہے، اگر ہواؤں کی رفتار بڑھادی جائے تو کرۂ ارض کی گردش کی رفتار سست ہوجاتی ہے (HAARP) ٹیکنالوجی سے ہواؤں اور موسموں کی رفتار میں تبدیلی لائی جاسکتی ہے، یہ تجربات زمین کی محوری گردش میں سستی لانے کے براہ راست ذمہ دار ہیں نہ صرف موسموں میں تبدیلی لانے کا بلکہ بارشوں پر کنٹرول بھی اس سے کیا جاسکتا ہے، کسی ملک وقوم کو سیلاب کے ذریعہ پانی میں ڈبویا جاسکتا ہے اور کسی خطہ کو بارش روک کر بنجر بنایا جاسکتا ہے، صرف یہی نہیں یہ تجربات کرۂ ارض پر زلزلوں میں اضافہ کرسکتے ہے، پنٹاگن تجربے کررہا ہے کہ کسی مخصوص خطے میں الیکٹرانک بیم کے ذریعہ آئیونائز یا ڈی آئیونائز کرکے (دباؤ کے ذریعہ) زلزلے لائے جاسکیں یا ان میں شدت پیدا کی جاسکے، یہ 1958ء کی بات ہے، اب 2011ء ہے۔

1974ء میں تجربات کئے گئے، جن کے تحت آیونی کرۂ ارض کی نچلی تہہ کو گرم کیا گیا، یہ تجربے پلیٹس ویل، کولوراڈو، اریسیو، پورٹو ریکو، آرمڈیل اور نیو ساؤتھ ویلز میں کئے گئے، جن کے تحت رابرٹ ہیلی ویل نے 1975ء میں رپورٹ دی کہ ان تجربات سے بجلی کے تاروں سے انسانی خون کی کیمسٹری تبدیل کرکے انسانی خون میں من مانی تبدیلی لائی جاسکتی ہے۔ 1980ء میں امریکہ نے گراؤنڈ ایمرجنسی ورک (G.W.EN.) ٹاور کا کام شروع کیا، اس نیٹ ورک کا ہر ٹاور (VLF) لہریں دفاعی وملٹری مقاصد کیلئے خارج کرسکتا ہے،

1987-92ء کے درمیان سائنسدانوں نے ایک ایسا ہتھیار پیٹنٹ کرایا (#46,86,805) جو زمین کے آیونی کرۂ یا مقناطیسی کرہ کے کسی حصہ کو تبدیل کر سکتا ہے، 1994ء میں امریکی ملٹری کنٹریکٹرز "ای سسٹمز" نے یہ ہتھیار خریدا اور دنیا میں سب سے آیونی ہینڈ تعمیر کرنے کا ٹھیکہ لیا۔ اس پراجیکٹ کو HAARP' یعنی "ہائی فریکوینسی ایکٹیو آرورل ریسرچ پراجکٹ" کہا جاتا ہے، اب یہ ٹیکنالوجی امریکی محکمہ دفاع کے سب سے بڑے ٹھیکے دار کے ہزاروں پیٹنٹس میں چھپی ہوئی ہے، 1996ء میں امریکی کانگریس نے 10 ملین ڈالر کا بجٹ HAARP پروجیکٹ نیوکلیئر کاؤنٹر پرالیفریشن (Counter Proliferation) کوشش بروئے کار لانے کیلئے منظور کیا بالآخر 2001ء کو HAARP (ہارپ) سسٹم کے مکمل طور پر زیر عمل لانے کا مجوزہ سال قرار دیا گیا، اس ٹکنالوجی HAARP کے مکمل آپریشن کے اہم نکات یہ ہیں:

۱۔ انسانی ذہن کا عمل درہم برہم کرکے اس پر کنٹرول وقابو پانا۔

۲۔ کرۂ ارض کے تمام مواصلات منجمد کرنے کی صلاحیت حاصل کرنا۔

۳۔ دنیا کے کسی خطے میں موسم تبدیل کرنا۔

۴۔ وائلڈ لائف کی نقل مکانی کے انداز میں مداخلت کرنا۔

۵۔ زمینی وفضائی بالائی سطح پر غیر فطری اثرات مرتب کرنا۔

HAARP ہارپ ٹکنالوجی کے ذریعہ ایک تو زمین یا کرہ ارض کی مقناطیسی لہروں سے چھیڑ چھاڑ کرکے قدرت کے نظام میں دخل اندازی سے زلزلہ لایا جاسکتا ہے، دوسرے آواز کی طاقت کے ذریعہ کرہ ارض کی تہوں میں ارتعاش کے ذریعہ تباہ کن زلزلہ لایا جاسکتا ہے، قرآن نے سورہ نمبر ۱۰۱ (القارعہ) میں آواز کی طاقت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ صور یعنی آواز کی طاقت سے انسان پریشان پروانوں کی طرح ہوجائیں گے اور عظیم الشان پہاڑ دھنکی ہوئی روئی کی مانند اڑ رہے ہوں گے۔ قرآن کے مطابق اس کائنات کو آواز کی طاقت ہی سے ختم کیا جائے گا۔ آواز میں ایسی بے پناہ طاقت ہے جو ساری کائنات کو تباہ کرسکتی ہے، ہارپ فی الحقیقت ساؤنڈ (آواز) ہی کا سسٹم ہے، یہ ٹکنالوجی آواز کی لہروں کو قابو میں کرکے ایک جگہ مرتکز (ارتکاز) کر کے زمین کی تحتی پلیٹوں کو حرکت دے کر زلزلہ لاتی ہے، جیسے پرانے زمانے میں محدب عدسہ (شیشہ) کے ذریعہ سورج کی بکھری شعاعوں کو ایک جگہ مرتکز کرکے آگ سلگائی جاتی تھی، محدب عدسہ پھیلی ہوئی شعاعوں کی حدت (گرمی) کو جمع کردیتا تھا، ہارپ کے ذریعہ اسی طرح پھیلی ہوئی آواز کی لہروں کو مرتکز (اکٹھا) کرکے زلزلہ پیدا کیا جاتا ہے، سائنسدانوں نے اس کے لئے ایک چھوٹی سی مشین تیار کرلی ہے۔ 4x2 فٹ یعنی چار فٹ اونچی دو فٹ چوڑی واشنگ مشین کی سائز کی ہے، جو آسانی سے کسی بھی جگہ منتقل کی جاسکتی ہے، یہ جہاں رکھیں فضا میں منتشر آواز کی لہروں کو اتنی انعکاسی لہروں کے ذریعہ مرتکز کرکے واپس لوٹاتی ہے، اس ساؤنڈ کی طاقت سے زلزلہ لایا جاسکتا ہے، برطانیہ کے چینل BBC4 نے اس ٹکنالوجی ہارپ کے عمل کے بارے میں دستاویزی فلم دکھائی تھی اسی طرح ایک سائنسی اصول ہے، پانی جب گرم ہوتا ہے تو پھیلتا ہے، اس مشین کے ذریعہ سمندر یا پانی کے بڑے حصہ پر شعاعیں ڈال کر پانی کو گرم کیا جاتا ہے جب سمندر کے معتد بہ حصہ کو شعاعوں کے ذریعہ گرم کیا جائے، اس سے پانی میں جوش وتلاطم پیدا ہوکر اس کا بہاؤ بڑھا کر سونامی لایا جاسکتا ہے، یہ مشین مائکرو ویب شعائیں ڈال کر سمندر میں سونامی پیدا کرتی ہے، اسی سے سونامی کی تباہی کا رخ کس طرف کرنا ہے اسی ٹکنالوجی سے کنٹرول حاصل کرکے کسی ملک وقوم کو بہ آسانی تباہی سے دوچار کیا جاسکتا ہے۔ اس ٹکنالوجی سے یہ طاقت حاصل ہوگئی ہے کہ کسی وسیع خطۂ ارض (ملک) کو بارش کے ذریعہ پانی میں ڈبو کر تباہ کیا جاسکتا ہے اور کسی خطہ ارض پر بارش روک کر اسے خشک سالی وقحط سے دوچار کیا جاسکتا ہے، 2010ء میں پاکستان کا تباہ کن سیلاب جس سے پورا ملک بھیانک تباہی سے دوچار ہوا محتاط اندازہ کے مطابق تقریباً 70 ارب ڈالر کا نقصان ہوا، ماہرین کا کہنا ہے کہ تباہ کاری میں ہارپ ٹکنالوجی کا بڑا دخل تھا، انہی دنوں برطانیہ کے بی بی سی چینل فور نے ایک نشر پروگرام کیا تھا جس میں بتایا تھا کہ ہمالیہ سے جو ہوائیں شمال مغرب کی طرف بارش کے بادل لے کر چلتی ہیں، وہیں تھما دیا گیا رخ موڑا گیا، پھر نیچے اتارا گیا اس چیز نے سیلاب کی تباہ کاری میں بے پناہ اضافہ کیا۔

اب آیئے سونامی کی طرف، مارچ 2011ء میں جاپان میں جو تباہ کن سونامی آیا تھا، اس وقت لائبیریا کے TV اور وینیز یولا کے صدر نے کہا تھا امریکہ نے جاپان پر تیسرا ایٹم بم مارا ہے، سائنسدانوں کے مطابق یہ سونامی ہارپ ٹکنالوجی کے ذریعہ لایا گیا تھا، وجہ یہ رہی جاپان ایک ایشین کرنسی بنانے کی تگ ودو میں تھا، اس سلسلہ میں جاپان کے شہنشاہ تین بار چین کے صدر سے مل چکے تھے کہ اب مشرق یا ایشیاء کو اپنی کرنسی کی ضرورت ہے، دنیا کا اکنامک (اقتصادی) پاور مغرب سے مشرق منتقل ہوچکا ہے، مشرق اپنی کرنسی بنائے بغیر (امریکہ) کی غلامی سے نہیں نکل سکتا، آج کا دور قوموں کو عسکری وسیاسی غلام بنانے کا نہیں بلکہ اکنامک غلام بنانے کا ہے، ایک عشرہ پہلے یورپ نے امریکی اقتصادی غلام سے نجات پانے کے لئے یورو بنایا جس نے بڑی حد تک امریکی کرنسی کو دھکا لگا کر نیچے گرایا، اب اگر مشرق یا ایشیاء کی کوئی کرنسی بن جاتی ہے تو ڈالر کی حیثیت پوری طرح مٹی میں مل جائے گی، اسے امریکہ (امریکہ پر قابض صیہونی برادری) ہرگز برداشت نہیں کرسکتی کیونکہ آج پوری دنیا پر امریکی (صیہونی) حکمرانی، بالادستی، دھونس وغنڈہ گردی بڑی حد تک ڈالر کی بدولت ہی قائم ہے، اس کا واضح وبین ثبوت یہ ہے کہ 2010ء میں جاپان کے وزیر مالیات ہیزل ٹاکاناگا (Hazel Takanaga) سے مشہور امریکی جرنلسٹ بنجمن فالفورڈ (Banjamin Ful-Ford) نے سوال کیا کہ آپ نے جاپان کی اقتصادیات امریکی کمپنیوں کے حوالے کیوں کررکھی ہے؟ جاپانی فائننس منسٹر کا جواب تھا: کیونکہ جاپان کو مشینی (ہارپ) زلزلہ کی دھمکی دی گئی ہے، چنانچہ اگلے سال 2011ء میں سونامی کے ذریعہ امریکی دھمکی پوری ہوگئی، جاپان کی سیکوریٹی پولیس نے بنجمن فالفورڈ کو بتایا کہ ناگانا میں زلزلہ آئے گا اور دو دن کے بعد وہ زلزلہ جس نے سونامی کی تباہ کاریوں کا آغاز کیا آگیا، اس کے ذریعہ جاپان کے ایٹمی اثاثوں کو خاص طور پر تباہ کیا گیا، (یہ اہم ترین انٹرویو میں ہمارے چینل www.themessage-tv پر آپ اب بھی دیکھ سکتے ہیں) اسی طرح ہیٹی (ساؤتھ امریکہ) کے زلزلہ کے وقت ایشین سکریٹ سروس نے اعلان کیا تھا کہ امریکہ نے ہارپ ٹکنالوجی استعمال کی ہے، اسی طرح 2008ء میں پاکستان کے تباہ کن زلزلہ کے متعلق بہت سے ماہرین نے تسلیم کیا تھا یہ ہارپ کی وجہ سے ہوسکتا ہے، اس کے متعلق متعدد اخبارات میں خبریں وضاحتیں چھپے تھے اور سائنسدانوں نے شبہات کا اظہار کیا، وجہ یہ تھی کہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام شروع ہی سے امریکہ (امریکیوں کے آقا صیہونیوں) کے دلوں میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا ہے، اسے تباہ کرنے کی اب تک تمام کوششیں ناکام ہوچکی ہیں، اس زلزلہ کے موقع پر امریکہ سے جو امدادی کاروائی کے لئے 800 فوجی بھیجے گئے تھے ان میں خاص تعداد تخریبی مقاصد کے لئے تھی شمالی علاقہ جات میں متعدد امریکی فوجی تخریبی کاروائی میں ملوث ہونے کی وجہ سے گرفتار بھی کئے گئے تھے اور امدادی کارروائی میں

حصہ لینے کے بہانے متعدد فوجی کوبرا ہیلی کاپٹر مسلسل شمالی علاقہ جات پر پرواز کرتے رہے، جہاں جہاں پاکستان نیوکلیر پلانٹ کا شبہ تھا ان ہیلی کاپٹروں پر نہایت حساس جدید ترین جاسوسی کے آلات وکیمرے جو زمین کے اندر دور تک صاف تصاویر لے سکتے ہیں نصب تھے، پاکستان کے غلام حکمرانوں کی بدولت اس قسم کی ساری خبریں دبادی گئیں تھیں، باخبر ماہرین کو شبہ ہے کہ یہ مصنوعی ومشینی زلزلہ پاکستان کی ایٹمی صلاحیت تباہ کرنے کی غرض سے لایا گیا تھا، اس حوالے سے ایک اہم مذاکراتی پروگرام پاکستانی چینل اے آر وائی (ARY) نے جمعہ 22 رجون 2011ء کو پیش کیا تھا، جس میں پاکستان کے مشہور سائنسداں ڈاکٹر عطاء الرحمن نے بھی حصہ لیا تھا (جو مشرف دور میں سائنس ٹکنالوجی کے منسٹر تھے)، یہی شبہ انڈونیشیا کے زلزلوں کی نسبت کیا جاتا ہے، دو عشرہ پہلے تک دنیا بھر کی کرسچئن مشنریاں دعوی کررہی تھیں، 1990ء تک انڈونیشیا کو اکثریتی کرسچن ملک بنالیا جائے گا کہ اچانک 20 سال قبل وہاں اسلام کی لہر چلی اور سارے اندازے مٹی میں مل گئے، (یاد رہے 1962 کے بعد یورپ سمیت تقریبا ساری کرسچن مشنریاں صیہونیوں کے آلۂ کار بن کر کام کررہی تھیں)۔

خالق کائنات کی طرف سے کرۂ ارض کا قدرتی دفاعی نظام ہے، جو سورج کی مہلک شعاعوں، مختلف ستاروں اور سیاروں سے آنے والی تابکار لہروں کو انسانوں تک نہیں پہنچنے دیتا، ان خطرناک شعاعوں کو الٹراوائیلٹ ریز کہتے ہیں، مغرب کے سائنسدانوں نے قدرت کے نظام میں مداخلت کرکے دنیا کو خطرات سے دوچار کردیا ہے، انسان اپنی تباہی وہلاکت کے اسباب خود اپنے ہاتھوں پیدا کررہا ہے، گزشتہ دو عشروں سے سیلاب، زلزلوں اور سونامی میں بہت کچھ دخل اسی دجال ٹکنالوجی کا ہے، دنیا کے موسم کو تباہیوں سے دوچار کرنے کے بعد یہ نام نہاد انسانیت کے ٹھیکیدار 20 رنومبر 2001ء کو ہیگ میں انتہائی خفیہ میٹنگ میں جمع ہوئے تاکہ موسموں میں آنے والی تباہی کے تدارک کے متعلق سوچیں، کرۂ ارض کے گرد ایسی ڈھال تعمیر (عمل در آمد) کے متعلق غور کریں کہ HAARP ہارپ کے تجربات جاری رکھ سکیں، مگر دجالی ٹولہ (مخصوص نسل) خود محفوظ رہے، یہ شیطانی وتخریبی ذہن رکھنے والے سائنسدانوں کا تعلق اسی برادری، فری میسن یا صیہونی گروہ سے ہے، جب حضرت مسیح علیہ السلام تشریف لائے تو یہ ان کے جانی دشمن ہوگئے اور آج تک ان کو اور ان کی ماں (حضرت مریم علیہا السلام) کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ ٹولہ مسیح کاذب (دجال) کی آمد کے انتظار میں ہزاروں سال سے ہے ان کا نشان دجال کا سمبل (علامت) ہی ہے، یعنی ایک آنکھ۔ امریکی ایک ڈالر کے نوٹ پر شروع سے اب تک یہی سب کچھ دیکھنے والی ایک آنکھ ہے، امریکہ کی دریافت سے اب تک یہ مجرم ٹولہ پورے زور وقوت کے ساتھ امریکہ پر حاوی ہے۔

یاد رہے دجال کے شعبدے انبیاء جیسے معجزے نہیں ہوں گے، بلکہ سائنسی ذرائع ہوں گے، جن پر اس کے پیشرو (برادری وفری میسن) کا قبضہ ہوچکا ہے، صحیح حدیث میں وارد ہے کہ دجال کے پاس وافر مقدار میں غذا (خوراک) اور پانی ہوگا، اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کا دریا ہوگا (صحیح بخاری: 9.244 مغیرہ بن شعبہ ص: 414)۔ دجل کے معنی ہی انتہائی فریب ودھوکہ کے ہیں، چنانچہ جسے وہ جنت کہے گا وہ دوزخ ہوگا اور جسے دوزخ کہے گا وہ جنت (ابن ماجہ کتاب الفتن)۔ جو اس کی بات مان لیں گے ان پر ایسی بارشیں برسائے گا کہ خطہ ارض سرسبز وشاداب ہوجائے گا حتی کہ شام کو جنگل میں چرکر لوٹنے والے چوپایوں کے کوہان اونچے ہوجائیں گے اور تھن دودھ سے بھرے ہوں گے اور جو نہیں مانے گا اس خطہ ارض پر قحط وخشک سالی آجائیگی حتی کہ جانوروں کا تھنوں سے دودھ ختم ہوجائے گا اور گھروں میں جمع ذخیرہ خواہ اناج کی شکل میں ہو یا دولت کی شکل میں غائب ہوجائے گا۔ (صحیح مسلم، حدیث نواس بن سمعان ص: 416)

آج دجال کے پیشرو (یہودی برادری) تمام قدرتی وسائل پر قابض ہوچکی ہے، یہ چھوٹا سا انٹرنیشل بینکرز گروپ ہے، دنیا کا ہر ملک ان کا قرضدار وباج گزار ہے، عالمی معیشت کی نبض اس کے ہاتھ میں ہے، ورلڈ بینک ان کی ایم ایف حتی کہ اقوام متحدہ پر 80 فیصد سے زیادہ یہی حاوی ہے، جب چاہتا ہے صومالیہ وتنزانیہ کی طرح لاکھوں کو بھوکا ماردیتا ہے، ورلڈ بینک نے پانی کی نجکاری کی پالیسی جاری کردی ہے اسی دجالی گروپ کی ملٹی نیشنل کمپنیاں دنیا کے تقریبا 80 فیصد منرل واٹر (پینے کے پانی) پر قابض ہیں، دوسری طرف ہارپ ٹکنالوجی کے ذریعہ جس ملک پر چاہیں قحط ڈال دیں یا سیلاب وسونامی سے تباہ کردیں یا زلزلہ لے آئیں، صحیح حدیث کے مطابق زلزلوں کی کثرت بھی قیامت کی علامتوں میں ہے، زلزلوں کا ایک سبب زیر ترتیبی ایٹمی دھماکے وتجربات اور پہاڑ کاٹ کر زمین کی میخ (اوتار) کو ڈھیلا کرکے کرہ ارض میں عدم توازن پیدا کرنا بھی ہے۔ (اونچی عمارتیں بھی قیامت کی علامت ہیں) غرض یہ دجال کے پیشرو دجال کی آمد کیلئے اسٹیج تیار کرچکے ہیں، ان لوگوں کا اندازہ تھا کہ 2012 تک زیرو پوائنٹ ہوگا، یعنی دجال کے اپنے محور پر گردش رکنے کا وقت) اس پر چند سال پہلے 2012 فلم بنی تھی جو اسی ہارپ ٹکنالوجی پر تھی اور 2012 سے کتاب چھپی تھی، اسی طرح دجال پر انٹی کرائسٹ فلم بنی تھی اب ان کا اندازہ ہے کہ 2022 تک یہ سب ہوجائے گا۔

1985ء میں جب امریکہ نے ہارپ ٹکنالوجی کے تجربات کیلئے کھلم کھلا کام شروع کیا، یورپ (EEC) کے حکمرانوں نے سخت احتجاج کیا تھا کہ اس سے انسانیت اور کرۂ ارض تباہ ہوجائیگا مگر گزشتہ دہائیوں میں دجال کی پیشرو برادری یا فری میسن کی طاقت اور دنیا پر کنٹرول اسی تیزی سے بڑھا کر یورپ کے حکمرانوں کو خاموش کردیا گیا، اس کے بعد یورپ کے اہم ترین کرتا دھرتا ممالک (برطانیہ، فرانس، جرمنی) میں یہودی نسل کے حکمراں لائے گئے، میری پیشین گوئی ہے آئندہ الیکشن کے بعد امریکی صدر بھی یہودی ہوگا، اوباما کو تو محض ٹٹ کے لئے لایا گیا اب یہ بات پوری طرح ثابت وظاہر ہوچکی ہے کہ (مغرب) امریکہ کی یورپ کی پالیسیاں کون طے کرتا ہے؟ ناواقف لوگ سمجھتے ہیں کہ امریکی کانگریس وسینٹ اور یورپی پارلیمنٹ یہ کام کرتی ہے ان سب کی حیثیت مہروں سے زیادہ نہیں ہے، جس طرح برطانیہ میں ملکہ کی شاہی بگھی کو چھ طاقتور گھوڑے کھینچتے ہیں اسی طرح بظاہر طاقتور نظر آنے والے ان امریکی یورپی حکمرانوں کی ناک میں یہودی برادری کی غلامی کی نکیل ہے، گھوڑا تو پھر اپنی مرضی سے اچھل کود لیتا ہے، یہ بیچارے تو اف تک نہیں کرسکتے، مغرب کی تہذیب، سیاست، معاشرہ، مذہب، میڈیا، معیشت غرض سب کچھ دجالی برادری کے قبضہ میں ہے، حکمراں برادری کے غلاموں (مغرب) کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہے کہ مجھے موقع دو میں سب سے اچھا غلام بن کے دکھاؤں گا، عالم اسلام کی واحد نیوکلیر طاقت (پاکستان) کا حال یہ ہے کہ وہاں کے عوام امریکی دہشت گردیعنی ڈرون حملوں سے سخت نالاں، انتہائی غصہ اور طیش میں ہیں، دوسری طرف وکی لیکس کے انکشاف کے مطابق پرائم منسٹر گیلانی کہہ رہا ہے کہ آپ ڈرون حملے کرتے رہیں، پارلیمنٹ شور مچاتی رہے گی اور جس صوبے میں ڈرون حملوں میں سے ہزاروں بے قصور عورتیں، مرد، بچے اور بوڑھے مررہے ہیں اس کا وزیر اعلی کہتا ہے کہ یہ حملے بہت اچھے اور قابل تعریف ہیں مگر میں عوام کے سامنے یہ بات نہیں کہہ سکتا۔ پاکستان کے حکمران ٹریکا (پی پی پی، ایم کیو ایم، اے این پی) میں قدر مشترک امریکی غلامی اور اسلام دشمنی ہی ہے۔

تاہم مایوسی کی کوئی ضرورت نہیں، آخر فتح حق کی ہوگی، اللہ کا اپنا ایک نظام ہے، بقول ایک مفکر کے کہ قدرت کی چکی چلتی تو آہستہ ہے مگر پیستی باریک ہے، انشاء اللہ دجالی وشیطانی قوتوں کا یوم الحساب قریب آن لگا ہے۔

☆☆☆☆☆

مجلس تحقیقات ونشریات اسلام کی جدید ودیدہ زیب طباعت

☆الطریق الی المدینہ

(جدید ایڈیشن)

از حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ

صفحات: 125

قیمت: Rs.50

☆تفسیر ماجدی (جلد ششم)

از مولانا عبدالماجد دریابادیؒ

(تفسیر ماجدی کی نئی تقسیم)

۱۴۳۲ھ مطابق ۲۰۱۱ء کے ایڈیشن سے اس تفسیر کو قرآن مجید کی منزلوں کے اعتبار سے منقسم کرکے شائع کیا جارہا ہے، اسلئے اب ہر جلد ایک منزل پر مشتمل ہوگی، اس طرح تفسیر ماجدی انشاء اللہ سات جلدوں میں مکمل ہوگی۔

نوٹ: طلباء کے لئے خصوصی رعایت

ناشر: مجلس تحقیقات ونشریات اسلام

پوسٹ بکس ۱۱۹، ندوۃ العلماء کیمپس، ٹیگور مارگ، لکھنؤ

Ph No.: 0522-2741539 - Mob No.: 9889378176

Email.airpnadwa@gmail.com

فقہ و فتاوی

سوال وجواب

مفتی محمد ظفر عالم ندوی

سوال: تلاوت قرآن کے درمیان دنیاوی باتیں کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر کوئی ایسی فوری ضرورت پیش آگئی ہو کہ بات کئے بغیر چارۂ کار نہ ہو تو مختصر کرسکتا ہے، مگر جب تلاوت شروع کرے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ضرور پڑھے۔

سوال: ریڈیو وغیرہ سننے کا کیا حکم ہے جب کہ اس میں جو کچھ سنایا جاتا ہے، اس میں کوئی حرام بات نہ ہو؟

جواب: ریڈیو میں قرآن سے، مفید باتوں سے یا اہم خبروں سے متعلق جو کچھ نشر کیا جاتا ہے، اسے سننے میں کوئی حرج نہیں، اسی طرح قرآن کریم کے متواتر پروگرام یا مفید باتوں اور نصیحتوں اور ایسے ہی دوسرے مفید پروگرام سننے میں بھی کوئی حرج نہیں اور خبروں کا سننا مباح ہے، گانے وغیرہ سننا جائز نہیں۔

سوال: ایک شخص آئے دن بذریعہ ٹرین یا بس سفر کرتا ہے، اکثر دوران سفر دشواریوں کا سامنا ہوتا ہے، کبھی قبلہ درست نہیں، رکوع وسجود کے لیے مناسب جگہ نہیں، ایسے حالات میں کیا یہ ممکن ہے کہ مذکور شخص منزل مقصود پر پہونچ کر فرض سے سبکدوش ہو خواہ قضا ہی کرنا پڑے؟

جواب: نمازیں دوران سفر از روئے شرع مطلوب ہیں جس حد تک قدرت ہو شرائط نماز اور فرائض نماز پوری کرے، گھر جاکر نمازوں کی قضا کرنے پر عنداللہ ماخوذ ہوگا۔

سوال: زید کی حالت بہت زیادہ خراب ہونے کی وجہ سے نماز قضاء ہوتی رہتی تھی اب انتقال ہوگیا ہے، زید کی کوئی وصیت قضا نمازوں کے سلسلہ میں نہیں ہے ایسی صورت میں جو نمازیں قضا ہوگئیں ہیں کیا وارثین اسکا فدیہ دے سکتے ہیں؟

جواب: میت کی طرف سے نمازوں کا فدیہ وجوباً نہیں دیا جائے گا اور نہ اس کی طرف سے قضاء کی جائے گی اگر وارثین اپنی طرف سے فدیہ دیدیں تو امید ہے کہ کفارہ ادا ہو جائے گا۔

سوال: میں مدھیہ پردیش میں رہتا ہوں میرا آبائی وطن اس مقام سے تقریباً ۸۰۰ کلومیٹر دور ہے ہر مرتبہ بارہ دن کے بعد ایک بار اپنے وطن واپس چلا جاتا ہوں اور وطن میں تین چار دن رہ کر واپس آجاتا ہوں، سال بھر ایسا ہی میرا معمول ہے، ایسی صورت میں مجھے نماز کس طرح ادا کرنی چاہئے، میں کہاں مسافر ہوں اور کہاں مقیم ہوں؟

جواب: آپ اپنے آبائی وطن میں نماز پوری پڑھیں چاہے وہاں آپ صرف ایک دن ہی کے لیے رکیں اور چونکہ مذکورہ مقام پر آپ پندرہ دن سے کم ہی ٹھہرتے ہیں لہذا وہاں آپ مسافر ہی رہیں گے اور قصر کریں گے۔

سوال: ظہر کی نماز پڑھانے کیلئے امام کو سنت پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: امام کو چاہئے کہ ظہر کی سنتیں پڑھ کر نماز پڑھائے، فرض نماز پڑھانے کیلئے سنتوں کا پڑھنا واجب نہیں ہے، مگر مسنون ضرور ہے۔

سوال: مردوں کی طرح زندوں کیلئے بھی ایصال ثواب کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: زندوں کیلئے بھی ایصال ثواب کیا جاسکتا ہے۔

سوال: جب نماز جنازہ میں امام تکبیر کہتا ہے تو بعض لوگ آسمان کی طرف سر اٹھاتے ہیں اور اسکو ضروری سمجھتے ہیں، ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نماز جنازہ میں نماز پڑھتے اور پڑھاتے وقت آسمان کی طرف سر نہیں اٹھانا چاہیے، کیونکہ حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، اور فرمایا ہے کہ ایسا نہ کرو کیونکہ ڈر ہے کہ تمہاری نگاہیں اچک لی جائیں۔

سوال: ایک شخص حلال وحرام دونوں قسم کے کاروبار کرتا ہے اور اسکا الگ الگ حساب نہیں رکھتا ہے، لہذا اگر وہ دعوت دے تو لوگوں کو اس میں شرکت کرنی چاہیے؟

جواب: مذکورہ صورت میں اگر مذکور شخص کی اکثر آمدنی جائز وحلال ہے تو اس کے یہاں شریک ہوکر کھانا کھا سکتے ہیں، احتیاط کرنا بہتر ہے۔

سوال: وکالت کے ذریعہ حاصل شدہ رقم کا شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: وکالت کے ذریعہ حاصل شدہ رقم کی صورت اگر یہ ہے کہ وکیل نے جھوٹ اور دھوکہ بازی سے کام نہ لیا ہو بلکہ اپنی بساط بھر اس نے صحیح مقدمہ لیا اور دیانت داری سے وکالت کی تو اس سے حاصل شدہ رقم حلال ہے، اگر اس نے وکالت میں جھوٹ اور دھوکہ بازی کا سہارا لیا تو اس سے حاصل شدہ رقم یقیناً حرام ہے۔

سوال: ایک شخص قرأت سے پہلے رکوع میں چلا جاتا ہے اور حالت رکوع میں قرأت مکمل کرتا ہے کیا یہ درست ہے؟

جواب: نہیں! قرأت کے مکمل ہونے سے پہلے رکوع کرنا اور قرأت کو رکوع میں مکمل کرنا مکروہ ہے۔

☆☆☆☆☆

تاریخ دعوت وعزیمت

حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی نمایاں دعوتی خدمات اور امتیازی خصوصیات

سید محمد امین حسنی

اسلام ایک مکمل دین ہے زندگی کا وہ ایک دستور ہے، ساری دنیا کے لئے وہی ایک Guide ہے، قیامت تک کیلئے خداوند قدوس کا وہی منتخب کردہ ایک مذہب ہے، ارشاد خداوندی ہے: ﴿إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ﴾۔ اسلام کو اللہ رب العزت نے اپنے لئے پسند فرمایا، اور اپنی رضامندی کی مہر یہ کہہ کر ثبت کردی: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا﴾ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں اور ہر علاقہ میں اسلام کے ایسے جانباز داعی سامنے آتے رہے اور اسلام کے شجر سایہ دار کو سر سبز وشاداب کرتے رہے، اسلام کو ذہنی، اخلاقی، اعتقادی، تربیتی انقلاب کی یاد دلاتے رہے، ایثار وقربانی کے نمونے پیش کرتے رہے، صبر وتحمل کی مثالیں قائم کرتے رہے، زہد وتقوی کا درس دیتے رہے، جاہلانہ رسم ورواج سے ٹکر لیتے رہے۔

اسلام کے ابتدائی تیس سال تک وہ حضرات مسلمانوں کی زندگی کیلئے نمونہ بنے رہے اور جہاد ودعوت کا فریضہ انجام دیتے رہے، جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے دامن تربیت میں پرورش پائی تھی، یہ وہ اصحاب دعوت وعزیمت اور ملت اسلامی کے وہ پاک دل وپاکباز جانباز وجاں فروش حضرات تھے، جنکی زندگی کا ایک ایک لمحہ رضائے الٰہی کے لئے وقف تھا، جن کی ایک ایک سانس خداوند قدوس کی وحدانیت کا اعلان تھی، جن کو نہ ستائش کی تمنا تھی نہ صلہ کی پرواہ' جن کو تمنا تھی تو صرف جنت کی اور پرواہ تھی تو صرف رضائے الٰہی کی، فنائیت وفدائیت اور جاں سپاری وجاں فروشی کی یہ روح ہر زمانہ اور ہر خطہ میں مختلف اوقات میں ظہور پذیر ہوتی رہی، صحابہ کے بعد تابعین، تابعین کے بعد تبع تابعین، غرض کہ اگر اسلامی دعوت اور کاز کے لئے جدوجہد کی تاریخ مرتب کی جائے گی تو وہ موتی پروئے ہوئے اس ہار کی طرح ہوگی جس کا ہر موتی آفتاب وماہتاب کی چمک رکھتا ہے۔

حضرت سید احمد شہید بھی اس سنہری کڑی کے ایک درۂ شاہوار ہیں، انہوں نے اسی تحتی براعظم میں جس عظیم اسلامی تحریک کی رہنمائی کی اسکی نظیر جامعیت، قوت، تاثیر اور جذبہ میں اور طریقہ نبوی سے قریب تر ہونے اور جماعت صحابہ کے نمونے کو اپنانے میں نہ صرف تیرہویں صدی میں ہمیں نظر نہیں آتی ہے، جو اس کا عہد ہے بلکہ گذشتہ کئی صدیوں میں بھی اس جماعت کا کوئی سراغ نہیں ملتا، سید صاحب نے مادی سروسامان سے یکسر محرومی کے باوجود محض عشق حق کی حرارت سے اس ظلمت زار میں سیکڑوں چراغ روشن کئے جو اسلامیت کے درخشاں ترین دوروں کی یاد تازہ کرتے ہیں۔

سید صاحب کی زندگی کی چند نمایاں جھلکیاں

☆ صفر ۱۲۰۱ھ میں ولادت ہوئی۔

☆ چار سال کی عمر میں مکتب میں بٹھائے گئے، لیکن پڑھائی کی طرف آپ کی توجہ کم رہی، شاید اللہ تعالی آپ سے دوسرا کام لینا چاہتا تھا۔

☆ سپاہیانہ ومردانہ کھیلوں سے آپ کو بچپن ہی سے بڑی دلچسپی تھی۔

☆ خدمت خلق آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔

☆ عبادت، ذکر الٰہی، تلاوت اور مناجات سے تو گویا آپ کو عشق تھا۔

☆ دعوت وتبلیغ کی حیثیت تو گویا آپ کیلئے ہوا اور پانی کی سی تھی۔

☆ ۱۸ ر سال کی عمر میں ۱۲۱۸ھ یا ۱۲۱۹ھ میں لکھنؤ کا سفر کیا، پھر وہاں سے دہلی کا رخ کیا۔

☆ دہلی پہونچ کر شاہ عبدالعزیز صاحب سے ملاقات کی، شاہ عبدالقادر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شاہ عبدالعزیز صاحب سے بیعت وسلوک کا رشتہ قائم کیا، تصوف کی بعض مروجہ شکلوں سے گریز کیا اور تیزی سے باطنی ترقیات کے مراحل طے کئے۔

☆ پھر وطن رائے بریلی واپس تشریف لائے اور نکاح کی سنت ادا کی۔

☆ ۱۲۲۶ھ میں آپ نے دہلی کا دوبارہ سفر کیا اور مسلمانوں کی دینی وسیاسی زبوں حالی کے مشاہدے نے آپ کی طبیعت کو بے چین ومضطرب کردیا اور بغرض جہاد نواب امیر خاں کے لشکر میں شریک ہوئے۔

☆آپ کی ایمانی حرارت اور جذبہ دعوت نے لشکر کو دعوت وتبلیغ کے ایک کیمپ میں تبدیل کردیا، اور جہاد و دعوت کا ایک حسین امتزاج دیکھنے میں آیا جس کی مثال اسلام کے ابتدائی دور ہی میں ملتی ہے۔

☆نواب امیر خاں کی انگریزوں سے مصالحت کے بعد آپ لشکر سے جدا ہوگئے۔

☆۱۲۳۲ھ میں نواب امیر خاں کے لشکر سے علاحدگی کے بعد دہلی کا تیسرا سفر کیا، اس سفر کی ایک بڑی خصوصیت یہ رہی کہ دعوت وتبلیغ کا حلقہ وسیع ہوا، آپ کی طرف رجوع بڑھا، آپ کے ہاتھ پر بیعت اور توبہ کرنے والوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا۔

☆اس مفید اور طویل ترین تبلیغی ودعوتی دورہ کے بعد آپ رائے بریلی تشریف لائے اور مشرقی اضلاع کا دورہ کیا، رائے بریلی کا یہ قیام مجاہدہ وتربیت، اور جسمانی وروحانی مشغولیت کا خاص دور تھا۔

☆رائے بریلی سے ایک سو ستر آدمی قافلہ کے ساتھ تبلیغ کی نیت سے لکھنؤ عازم سفر ہوئے، اس سفر میں عوام وخواص، امراء ونوابین، صلحاء وفضلاء کا آپ کی طرف میلان، فساق ومجرمین کی توبہ کے بے نظیر نمونے پیش آئے۔

☆لکھنؤ سے واپسی پر تقریباً ایک سال رائے بریلی میں قیام رہا اور بعض اہم اصلاحی کام انجام دیئے۔

☆فریضۂ حج جو ہندوستان میں تعطل کا شکار ہوچکا تھا، اس کے احیاء کے لئے چار سو آدمیوں کو ساتھ لیکر ۱۲۳۶ھ میں بے سروسامانی کے عالم میں حج کا سفر کیا، حاجیوں کا یہ قافلہ ایک قافلہ نہیں بلکہ یہ ایک متحرک دعوتی مرکز اور چلتا پھرتا مدرسہ تھا، جس نے لاکھوں بندگان خدا کو رشد وہدایت کی دولت سے سرفراز کیا۔

☆سفرِ حج سے واپسی کے بعد رائے بریلی میں عارضی قیام کیا۔

☆۷/جمادی الآخر ۱۲۴۱ھ (۱۷/جنوری ۱۸۲۶ء) بروز دوشنبہ آپ کی ہجرت کا دن تھا، مقصد جہاد اور اعلاء کلمۃ اللہ تھا۔

☆۱۸/جمادی الاولیٰ ۱۲۴۲ھ (۱۸/دسمبر ۱۸۲۶ء) میں آپ نے شرعی دستور کے مطابق اعلامیہ تحریر فرمایا۔

☆۲۰/جمادی الاولیٰ ۱۲۴۲ھ کو اکوڑہ کی جنگ پیش آئی، جس میں مجاہدین نے غیر معمولی شجاعت کا مظاہرہ کیا اور دشمنوں کو بدترین شکست سے دوچار ہونا پڑا۔

☆۱۲/جمادی الآخر ۱۲۴۲ھ کو بالاتفاق سید صاحب کے ہاتھ پر بیعت امامت وخلافت کر لی گئی، ۱۳/جمادی الآخر کو دوسرے روز جمعہ کے دن آپ کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔

☆ ۱۵/شعبان ۱۲۴۴ھ کو تجدید بیعت ہوئی اور اضلاع پنجتار میں اسلامی نظام کا نفاذِ عمل میں آیا۔

☆۱۲/جمادی الآخر ۱۲۴۲ھ (ہجرت کی تاریخ) سے لیکر ۲۴/ذی قعدہ ۱۲۴۶ھ (مشہد بالاکوٹ) تک ۱۲/سے زیادہ جنگی واقعات پیش آئے۔

☆بالآخر بالاکوٹ کی سرزمین پر (۲۴/ذی قعدہ ۱۲۴۶ھ) آپ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا۔

آپ کے نمایاں اخلاق اوصاف میں سوانح نگاروں نے، اعتدال وتوسط، عالی ہمتی، سخاوت ودریادلی، شجاعت اور اعتماد علی اللہ، عفو حلم اور حیا کا تذکرہ کیا ہے۔ اور روحانی اوصاف وباطنی کمالات میں انابت واستغفار، دعاء، ایمان واحتساب، اتباع سنت اور محبت وخشیت کا عنوان قائم کیا ہے۔

سید صاحبؒ کی دعوتی فتوحات

سید صاحبؒ کی دعوتی اور جہادی کوششوں کے دوران جن اصلاحات نے جنم لیا ہے ان کو درج ذیل الفاظ میں بیان کیا جاسکتا ہے:

۱۔ عقیدۂ توحید کی ترسیخ اور شرک سے بیزاری

سید صاحب نے شرک وبدعت کا استیصال اور توحید وسنت کی اشاعت کرکے ایک انقلاب برپا کردیا تھا، اس میں کم سے کم ہندوستان کی تاریخ میں آپ کا کوئی مثیل نہیں، آپ سے شرک وبدعت کی اس قدر بیخ کنی ہوئی کہ دوسرے دور میں ناممکن ہے، توحید وسنت پر لوگوں سے بیعت لیتے اور سب سے زیادہ اسی پر زور دیتے۔

۲۔ مشرکانہ رسوم کا ابطال

سید صاحب نے مشرکانہ رسوم کی تباہ کاریوں کو برملا کہا، اور اس کی بیخ کنی کی، آپ نے لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیاہ بارات شادی غمی میں خدا اور رسول ﷺ کے خلاف شرک وبدعت کے رسوم کوئی نہ کرے، ہر امر میں رسول اللہ ﷺ کے طریقہ پر نگاہ رہے۔

۳۔ شراب اور فسق وفجور سے توبہ

سید صاحب کی کلکتہ آمد کے بعد کلکتہ میں شراب کی دکانوں کا یہ حال ہوا کہ گاہک ندارد، دکانداروں نے جاکر انگریزی سرکار سے شکوہ کیا، کہ جب سے ایک بزرگ یہاں سے گزرے ہیں، تو اب کوئی ہماری دکان سے گذرتا نہیں، بے پردگی جو معاشرہ کا ایک حصہ بن چکی تھی، اور تلاش کرنے پر بھی کوئی خاتون پردہ پوش نظر نہیں آتی تھی، سید صاحب کی کوششوں سے تبدیلی آئی، گھر گھر پردے کا چلن ہوا۔

۴۔ فریضۂ حج کا احیاء

علوم عقلیہ میں غلو کی حد تک انہماک رکھنے والے بعض علماء نے حج کی عدم فرضیت کا اعلان کردیا

تھا، اور ہندوستان کے مسلمانوں کے ذمہ سے حج کے سقوط کا فیصلہ کردیا تھا، راستے کے پرخطر ہونے اور درمیان میں سمندر کے حائل ہونے کو انہوں نے ﴿مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ کے منافی قرار دیا تھا، یہ ایسی دینی تحریف اور اتنا بڑا ایک فتنہ تھا کہ اگر بروقت استیصال نہ کیا جاتا تو آنے والے دنوں میں اس کا استیصال مشکل ہوجاتا، اور اسلام کے اس عظیم الشان فریضے اور دین کے اس رکن کو دوبارہ زندہ کرنے میں مستقل تجدید وجہاد کی ضرورت پیش آتی، ان حالات میں سید صاحب کا علماء ومشاہیر کی ایک بڑی جماعت اور سیکڑوں مسلمانوں پر مشتمل ایک عظیم قافلے کو لے کر رختِ سفر باندھنا ادائے فرض کے علاوہ حج کی فرضیت کا ایک اعلان اور اس کی عملی دعوت تھی، جس کی ان حالات میں سخت ضرورت تھی، یہ ضرورت آپ کے سفر سے پوری ہوئی۔

۵۔ نکاح کی ترویج

اس وقت بنگال میں کثرت سے رواج تھا کہ پہلا نکاح تو ماں باپ کرادیتے اس کے بعد جس کا جی چاہتا کسی عورت کو اپنے گھر ڈال لیتا اور اس سے بغیر عقد ونکاح کے ازدواجی تعلقات قائم کرلیتا چند متدین علماء اس خدمت کیلئے متعین ہوئے کہ بیعت کے بعد سو سو پچاس پچاس آدمیوں کو الگ بٹھا کر ان کے حالات دریافت کرتے جس عورت یا مرد کے تعلقات بغیر نکاح کے ہوتے اور وہ دونوں وہاں موجود ہوتے ان کا نکاح پڑھا دیا جاتا اور اگر دونوں میں سے کوئی غیر حاضر ہوتا تو اس کو طلب کیا جاتا اور نکاح پڑھایا جاتا۔ (ص/۳۱۸)

(جاری)

اپنا محاسبہ تو کیجئے!

رشید احمد حسنی ندوی

اخلاق حسنہ میں حیا، عفت، نرمی، ہمدردی، ایثار، مواسات، تحمل وبردباری، عفو ودرگذر، سخاوت، تواضع ایسی صفات ہیں جن سے دوسرے لوگ بھی سکون وعافیت سے رہتے ہیں اور ایک صالح معاشرہ وجود میں آتا ہے، ان باتوں کے علاوہ محاسبہ نفس، توبہ وانابت، حسن ظن، دوسروں کے عیوب سے چشم پوشی اور ان کی طرف سے تاویل ومعذرت کو قبول کرنا، وفاداری، سچائی، امانت داری، صبر وشکر یہ سب وہ اوصاف ومحاسن اسلام ہیں، جن سے آپ اپنے رب کا بڑا تقرب حاصل کرسکتے ہیں اور صالح معاشرہ وجود میں آسکتا ہے، ایک دوسرے سے محبت واخوت، بھائی چارگی پیدا ہوگی، ایک دوسرے کے کام آنے والے بنیں گے۔

اخلاق حسنہ وحمیدہ کا اسلام میں بڑا درجہ ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعلیم وتلقین فرمائی ہے، آپ ان اوصاف حسنہ کو اپنائیں، اپنے گھر میں اپنی اولاد کو اخلاق حسنہ کا سبق پڑھائیں، اس کی تعلیم دیں، ہر مسلمان طے کرے کہ ہم اپنے گھر میں دینی واخلاقی کتابیں پڑھوائیں گے، بے حیائی وبداخلاقی کی وبا سے اپنے گھر کو بچائیں گے، گندے لٹریچر اور غلط کتابوں کو پڑھنے سے روکیں گے، ان شاء اللہ۔

آپ ذرا غور کریں کس قدر فرق آگیا ہے، صرف انداز خیال بدل جانے سے تمام باتیں بدل گئیں، نہ وہ رونق رہی ہے، نہ وہ دولت، نہ وہ برکت، نہ کسی چیز میں لذت، نہ باتوں میں لطف، نہ کپڑے میں زینت، نہ بچوں میں بچپن، نہ بوڑھوں میں دانائی، غرض کہ اب عالم نیا ہے اور دنیا ہی دوسری ہے، بجائے شرم حیا کے اب بے حیائی ہے، گھروں میں گندے اور عریاں لٹریچر کی ریل پیل ہے، جن سے بداخلاقی اور بے حیائی کی وبا پھوٹ رہی ہے اور بجائے اتباع سنت کے دنیاداری ہے، بجائے اطمینان وخوشی کے فکر وپریشانی ہے، آسودہ حال اور اچھے سے اچھے گھر آج اپنے کئے پر پریشان ہیں، نہ وہ دن ہیں نہ وہ راتیں، نہ وہ صورتیں ہیں نہ وہ سیرتیں، نہ وہ دل ہیں نہ وہ ہمتیں، نہ وہ دلچسپی کے سامان نہ دل لگی، اگر کبھی دیکھئے بھی تو خوب پریشان، غرضیکہ ہر جگہ سے اف اف کی صدا آرہی ہے، ہر مکان سے آہ آہ کی آواز گونج رہی ہے، ہر گوشہ سے اخلاق بچاؤ، اخلاق بچاؤ کی صدا لگ رہی ہے، آہ افسوس صد افسوس! یہ سب بداخلاقی، بے حیائی، یورپ کی نقالی، دین کے دشمنوں کی تہذیب کو اپنانے کی، ان طور طریق کو اپنانے، ان میں رنگ جانے کی وجہ سے اور بدخیالی کا ثمرہ ہے اور نتیجہ ہے، اب بھی وقت ہے آپ سنبھل جائیں کیونکہ صبح کا بھولا ہوا شام کو واپس آجائے وہ ضائع نہیں ہوتا، اس تحریر کو پڑھیں، بار بار پڑھیں، رات میں اپنا محاسبہ کریں، کم از کم پانچ منٹ غور کریں، اگر آپ اللہ کے لئے غور کریں گے تو ان شاء اللہ ضرور بالضرور آپ کے اندر احساس وفکر اور جذبہ پیدا ہوگا، اسی وقت اپنے کو سدھارنے کا جذبہ پیدا ہوگا، اللہ پاک ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

☆☆☆☆☆

حقوق وآداب

استاد کے فضائل اور حقوق

خالد فیصل ندوی

قال اللہ تعالیٰ:

﴿یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ﴾ [سورۃ المجادلۃ/۱۱] (اللہ تبارک وتعالیٰ ان لوگوں کے درجات کو بلند کریں گے، جو تم میں سے ایمان لائے اور جن کو علم عطا کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے ہر کام وعمل سے پوری طرح باخبر ہے)۔

تعلیم کی حقیقت

علم سب سے بڑی دولت ہے اور بیش بہا عطیہ ربانی ہے، اس کا سیکھنا اور سکھانا بہت فضیلت اور بڑے فائدہ والا عمل ہے، اس کی تاکید وترغیب قرآن وحدیث میں مختلف اسلوب وانداز میں بار بار بیان ہوئی ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ علم وہنر سیکھنا اور سکھانا انسان کی بنیادی اور اہم ترین ضرورت ہے اور دین سیکھنا اور سکھانا بڑا ہی مقدس اور بہت ہی مبارک عمل ہے اور بہت ہی اہمیت وعظمت والا فریضہ ہے، کیوں کہ اس کے بغیر انسان نہ تو دنیا میں اچھی اور مطلوبہ زندگی گزار سکتا ہے اور نہ ہی آخرت میں کامیابی وکامرانی حاصل کرسکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے بہت سے اندرونی اور باہری اسباب وذرائع مہیا فرمائے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سیکھنے اور سکھانے کا بڑا شوق وجذبہ انسان کو عطا فرمادیا ہے اور اس کے لئے بہت سی اندرونی طاقتیں وصلاحیتیں (خاص طور پر سماعت وبصارت، فہم وبصیرت، زبان وبیان اور تحریر وتقریر) انسان کو اللہ تعالیٰ نے بخشی ہیں ان کے علاوہ بہت سی آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل کئے ہیں اور سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک بہت سارے نبی اور رسول علیہم السلام کو انسان کی تعلیم وتربیت کے لئے ہی مبعوث فرمایا ہے، یہ داخلی وخارجی اسباب وذرائع حقیقت میں تمام انسانوں خصوصا مسلمانوں کے لئے بہت ہی قابل قدر وعظمت، لائق تعریف وتحسین اور باعث صد شکر واحسان ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید کی متعدد سورتوں (خصوصا بقرہ/۸۷، ۲۳۱، مائدہ/۴۶، مومنون/۴۴، رحمان/۲، حدید/۲۷، بلد/۸ تا ۱۹ اور علق/۴) میں ان اسباب وذرائع کا ذکر نہایت ہی اہتمام کے ساتھ بڑے ہی بلیغ ومؤثر انداز میں فرمایا ہے اور بہت سی آیتوں میں ان اسباب وذرائع کی فراہمی کو اپنا خصوصی فضل واحسان قرار دیا ہے، چنانچہ ایک آیت کریمہ میں بعثت محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دنیا والوں پر اپنا بڑا فضل احسان بتایا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا ہی احسان کیا ہے کہ ان ہی میں سے ایک (مبارک ترین) بشر کو رسول بنا کر ان میں بھیجا، جو ان کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کو پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں"۔ (آل عمران/۱۶۴)

آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام مذاہب میں سب سے زیادی علم کا داعی وحامی مذہب 'اسلام' لے کر تشریف لائے، اس مذہب کی آسمانی کتاب "قرآن مجید" کی سب سے پہلی وحی (سورہ علق کی ابتدائی پانچ آیتیں) تعلیم وتعلم کے ہی سلسلے میں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سب سے امتیازی خصوصیت "کتاب وحکمت کے تعلیم" ہی ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس امتیازی شان کا ذکر قرآن کریم کی متعدد آیتوں (بقرہ/۱۲۹، آل عمران/۱۶۴، جمعہ/۲) میں فرمایا ہے اور آپؐ نے بھی ایک حدیث میں تعلیم وتعلم کو ترجیح دیتے ہوئے نہایت ہی واضح انداز میں یہ فرمایا کہ "اور حقیقت تو یہ ہے کہ میں سکھانے والا (معلم) ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں"۔ (ابن ماجہ) یقینا آپ سراپا مربی ہیں آپ کی زندگی تعلیم وتربیت کے لئے وقف تھی، اپنی حیات مبارکہ میں حضرات صحابہؓ سے بھی مختلف موقعوں پر تعلیم کا کام آپ نے لیا ہے اور اپنی وفات حسرت آیات کے بعد بھی تعلیم کی زریں خدمت انجام دینے کی موثر وجامع وصیت حضرات صحابہ کرام کو کی ہے اور ان کے بعد امت مسلمہ کے درمیان ہر دور میں آنے والے علماء کرام کو بھی تعلیم وتربیت، رشد وہدایت اور اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کا مکلف وذمہ دار قرار دیا ہے، اسی طرح دین اسلام نے عام مسلمانوں کو بھی دین سیکھنے کی بڑی تاکید اور موثر ترغیب دلائی ہے، قرآن کریم نے مسلمانوں کو اہل علم سے تعلیم حاصل کرنے کی کیا خوب تلقین کی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

"پس اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہل علم سے پوچھو"۔ (نحل/۴۳)

اور احادیث مبارکہ میں بھی تعلیم وتعلم کی بہت تاکید وترغیب وارد ہوئی ہے۔ ایک حدیث میں آپؐ نے تعلیم حاصل کرنے کو تمام مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے، حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ: "علم (دین) کا

حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد وعورت) پر فرض ہے"۔ (ابن ماجہ) ایک دوسری حدیث میں آپؐ نے سیکھنے اور سکھانے کا تاکیدی حکم پوری امت مسلمہ کو نہایت ہی جامع انداز میں دیا ہے کہ: "(لوگو!) قرآن سیکھو اور (دوسرے) کو سکھاؤ، علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، فرض احکام سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ"۔ (بیہقی) آپؐ نے ایک حدیث میں تعلیم وتعلم سے غفلت پر سخت نکیر اور بڑی تنبیہ فرمائی ہے کہ: "میری امت کا وہ شخص خیر کثیر سے محروم ہے جو نہ سیکھ رہا ہو اور نہ سکھا رہا ہو"۔ (اصفہانی)

تعلیم دینے والے کی فضیلت

مذہب اسلام میں علم سیکھنے اور سکھانے کی بڑی اہمیت ہے اور پڑھنے پڑھانے کی بڑی فضیلت ہے، دنیا میں ان دونوں کی بڑی افادیت ہے، ایک حدیث میں ہے کہ درس وتدریس دنیا میں رحمت وبرکت کے ذریعے ہیں، خصوصی حفاظت کا باعث ہیں اور دربار الٰہی میں ذکر جمیل کے موجب ہیں، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ: "(جان لو کہ) وہ جماعت جو اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر (مدرسہ) میں جب بھی آکر اسلئے جمع ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید کی تلاوت کرے اور اس کو (سمجھنے کے لیے) پڑھتی اور پڑھاتی رہے تو ایسی جماعت (طلبہ واساتذہ) پر سکینت نازل ہوتی ہے، ان پر رحمت سایہ فگن ہوتی ہے، اس کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اس کا ذکر اللہ تعالیٰ اپنے مقرب فرشتوں کے درمیان کرتے ہیں"۔ (مسلم) اسی طرح دین کا علم سیکھنے اور سکھانے والے، ذکر ودعا کرنے والوں سے زیادہ فضیلت وبرتری رکھتے ہیں، ایک حدیث میں ہے کہ: "دوسری مجلس والے علم دین سیکھ رہے ہیں اور بے علم والوں کو سکھا رہے ہیں، پس یہ کہ دوسری مجلس والے پہلی مجلس والوں (ذکر ودعا کرنے والوں) سے افضل وبرتر ہیں"۔ (ابن ماجہ) ایک دوسری حدیث میں ہے کہ: تعلیم وتعلم سب سے زیادہ فضیلت والا کام ہے اور اس کام کو کرنے والے سب سے بہتر ہیں، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن مجید (پڑھنا) سیکھے اور (دوسرں کو پڑھنا) سکھائے۔ (ترمذی) اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ عام لوگوں کو دین کی تعلیم دینے والے استاذ تمام لوگوں حتی کہ عبادت گزاروں سے بھی زیادہ فضیلت رکھتے ہیں، چنانچہ آپؐ نے ایک سوال (بنی اسرائیل کے دو شخص [استاذ اور عبادت گزار] میں سے کون افضل ہے؟) کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ: "اس عالم کی فضیلت جو فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو دین کی باتیں سکھانے میں مشغول ہوجاتا ہے، اس عابد پر جو دن کو روزے رکھتا ہے اور رات میں عبادت کرتا ہے، ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ درجے کے شخص پر ہے۔ (دارمی) اس طرح استاذ اپنے کام ومقام کی بنا پر دنیا میں قابل رشک لوگوں میں سے ہے، آپؐ نے ایک حدیث میں فرمایا کہ: "(دو قابل رشک میں سے) دوسرا شخص وہ ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے (دین کا گہرا) علم عطا کیا ہو اور پھر وہ شخص اس علم کی روشنی میں حکم وفیصلہ کرتا ہو اور دوسروں کو بھی (دین کا علم) سکھاتا ہو"۔ (بخاری ومسلم)

استاذ دنیا کی چار قابل قدر اور مستحق رحمت چیزوں میں سے ہے، ایک حدیث میں آپؐ نے نہایت ہی بلیغ ومؤثر انداز میں فرمایا کہ: "(لوگو!) غور سے سن لو کہ یہ دنیا اور دنیا کی ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہیں البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر، اللہ تعالیٰ سے قریب کرنے والے اعمال خیر اور استاذ وطالب علم، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور نہیں ہیں"۔ (ترمذی) اور استاذ اللہ تعالیٰ کی رحمت ومغفرت کے مستحق ہیں اور فرشتوں اور دیگر تمام مخلوقات کی دعائے خیر وبرکت کے قابل ہیں، ایک حدیث میں آپ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ: "اللہ تعالیٰ کے فرشتے، آسمان والے، زمین والے حتی کہ اپنے بلوں میں چیونٹیاں اور پانی میں مچھلیاں سب کے سب اس شخص کے لیے خیر وبھلائی (رحمت، مغفرت اور بلندئ درجات) کی دعا کرتے ہیں جو لوگوں کو دین (اسلام کے علوم ومعارف) کی تعلیم دینے والے ہیں"۔ (ترمذی) اسی طرح استاذ حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جامع دعا کے لائق ہیں، آپؐ نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ: "اللہ تعالیٰ اس بندہ کو تر وتازہ رکھے جس نے میری بات سنی اور پھر اس کو یاد کیا اور ہمیشہ یاد رکھا اور پھر اس کو جس طرح سنا تھا، اسی طرح لفظ بہ لفظ دوسرے لوگوں تک پورا پورا پہنچادیا"۔ (احمد)

یقینا استاذ، دنیا میں بڑے مقام ومرتبہ والے ہیں اور قیامت کے دن استاذ کو بڑی عزت وعظمت اور بڑی شان وشوکت حاصل ہوگی، ایک حدیث میں آپؐ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ "(اللہ تعالیٰ اور میرے بعد) لوگوں میں سب سے زیادہ سخی وہ شخص ہے جس نے دین کا علم حاصل کیا اور پھر اس کو لوگوں میں پھیلایا، قیامت کے دن ایسا شخص تنہا ایک امیر وسردار کی حیثیت سے آئے گا اور آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ ایک گروہ کی شان وشوکت کی حیثیت سے آئیگا"۔ (بیہقی) اور استاذ کو آخرت میں مجاہد اور حاجی کی طرح بڑا اجر وثواب ملے گا، ایک حدیث میں آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ "جو میری اس مسجد نبویؐ میں صرف کوئی خیر کی بات سیکھنے یا سکھانے کے لئے آئے تو وہ (ثواب حاصل کرنے میں) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کے درجہ میں ہے"۔ (ابن ماجہ) ایک دوسری حدیث میں آپؐ نے فرمایا کہ: "جو شخص خیر کی بات سیکھنے یا سکھانے ہی کے لیے مسجد جائے تو اس کا ثواب اس حاجی کے ثواب کی طرح ہے جس کا حج کامل ہو"۔ (طبرانی) استاذ کے کام (درس وتدریس)

کے اجر و ثواب کا سلسلہ ان کے مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے، ایک حدیث میں ہے کہ: آدمی جب مرجاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ اس سے منقطع ہو جاتا ہے، لیکن (اسکی) تین چیزیں ایسی ہیں جن کے ثواب کا سلسلہ (موت کے بعد بھی) جاری وباقی رہتا ہے (ایک چیز) صدقہ جاریہ ہے، دوسری چیز وہ علم ہے جس سے فائدہ اٹھایا جائے (اور تیسری چیز) نیک وصالح اولاد ہے جو اپنے ماں باپ کے لئے دعاء کرے"۔ (مسلم)

استاذ اور ان کے کام (تعلیم وتدریس) کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو سب سے پہلے تعلیم دی، اس طرح اللہ تعالیٰ سب سے پہلے معلم ہیں اور حضرت آدم سب سے پہلے شاگرد ہیں، اللہ تعالیٰ نے تعلیم کی نسبت عالی اپنی طرف قرآن کی متعدد سورتوں (بقرہ/۳۱-۳۲، نساء/۱۱۳، کہف/ ۶۰، رحمان/۳، علق/ اور نحل/۱۰) میں مختلف انداز میں فرمائی ہے اور سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنا سب سے امتیازی وصف تعلیم دینے والا (معلم) ہی بیان فرمایا ہے۔ (دارمی)

تعلیم دینے والے کے حقوق

استاذ اپنے کام ومقام کی بناء پر دنیا وآخرت میں بہت زیادہ فضیلت وعظمت اور بڑی شان وشوکت کے حامل ہیں، اسی کے ساتھ ساتھ ان کے بہت سے حقوق ہیں، دین وشریعت کی روشنی میں ان کے حقوق بیان کئے جاتے ہیں اور ان حقوق کے ادا کرنے کی بڑی تاکید وترغیب ہمیں دلائی گئی ہے۔

ان حقوق میں سے سب سے اہم حق یہ ہے کہ ان کے مقام ومرتبہ کی پوری رعایت کرتے ہوئے ان کا پورا اکرام اور احترام کیا جائے اور ان کی کماحقہ عزت وتعظیم کی جائے، کیوں کہ استاذ کی حیثیت روحانی باپ کی ہے، ایک حدیث میں آپؐ نے استاذ کی یہ حیثیت متعین کی ہے: "آپ کا ارشاد ہے کہ میں تمہارے لیے والد کے مرتبہ ومنزلت میں ہوں (کیوں کہ) میں تمہیں علم سکھاتا ہوں"۔ (ابوداؤد) استاذ کی یہ حیثیت متقاضی ہے کہ ان کا شایان شان احترام کیا جائے، ان کے سامنے ادب وسلیقہ سے بیٹھا جائے، ان سے نرم لہجہ میں بات کی جائے اور ہمیشہ اور ہر معاملے میں ان سے تواضع وانکساری والا برتاؤ کیا جائے، ایک حدیث میں استاذ کے سامنے تواضع وانکساری اختیار کرنے کا حکم آپؐ نے یوں دیا ہے کہ: "علم حاصل کرو اور علم کے لئے متانت اور وقار پیدا کرو، جس سے تعلیم حاصل کرو، اس سے خاکساری برتو"۔ یہ حدیث ہم طالبان علوم نبوت کے لئے مشعل راہ ہے اور فرمان فاروقیؓ ہمارے لئے بصیرت افروز ہے کہ: علم حاصل کرو، اس کے لئے مسکنت ووقار بھی سیکھو اور جن (اساتذہ کرام) سے علم حاصل کرتے ہو اور جن (طلبہ عزیز) کو علم سکھاتے ہو ان کے لئے تواضع وعاجزی اختیار کرو۔ (جامع بیان العلم) کیوں کہ علم کے حصول میں تواضع وانکساری اور ادب واحترام، سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں اور تواضع وانکساری اللہ کی طرف سے ملنے والی عزت وعظمت اور رفعت وبلندیٔ درجات کے موجب ہیں، ایک حدیث میں یہ ہے کہ: "جو اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع وانکساری اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو رفعت وعظمت عطا فرماتے ہیں"۔ (کشاف)

تعلیم دینے والے (استاذ) اپنے کام ومقام کی بناء پر اکابرین امت میں ہیں، حضرات انبیاء کرام کے وارث ہیں اور علوم نبوت کے ترجمان وشارح اور خادم ہیں اور امت مسلمہ میں سب سے معزز اور محترم ہیں، ایک حدیث میں ہے کہ: "میری امت کے معزز اور مشرف وہ لوگ ہیں جو حاملین قرآن (علماء وفقہاء، اور حفاظ وقراء) ہیں"۔ (بیہقی) اس لئے حضرات اساتذہ کرام کا اکرام واحترام کرنا اور ان کی توقیر وتعظیم کرنا شاگردوں پر لازم وضروری ہے، ایک حدیث میں آپؐ نے اسکی تاکید وترغیب بہت ہی موثر انداز میں بیان فرمائی ہے کہ: "بوڑھے مسلمان، حامل قرآن (عالم وفقیہ، حافظ وقاری اور معلم ومربی) اور عادل ومنصف امام کا احترام واکرام کرنا اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلالت شان میں سے ہے"۔ (ابوداؤد) اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ان کے ادب واحترام کا صریح حکم دیتے ہوئے آپؐ نے نہایت ہی بلیغ اسلوب میں فرمایا کہ: "حامل قرآن کا احترام کرو جس نے ان کا اکرام کیا، اس نے میرا اکرام کیا"۔ (کنزل العمال) آپؐ نے ان کی شان میں گستاخی اور ان کی بے عزتی پر سخت نکیر اور بڑی تنبیہ فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ کی لعنت (رحمت الٰہی سے محرومی) کی وعید سنائی ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ: "جس نے ان کی بے عزتی کی اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے، ترغیب وترہیب پر مشتمل ان احادیث مبارکہ ہی کی وجہ سے خیر القرون میں حضرات اساتذہ کرام کی بڑی ہی عزت وتعظیم کی جاتی تھی اور بہت زیادہ اکرام واحترام کیا جاتا تھا، تاریخ وسیرت کی کتابوں میں اس قسم کے بہت سے واقعات نقل کئے گئے ہیں، ان واقعات میں حضرت ابن عباسؓ کا حضرت زید بن ثابتؓ کے ساتھ اکرام وتعظیم والا سلوک، حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا اپنے استاذ ابراہیمؒ کا نام آنے پر ادب واحترام کا رویہ ہم تمام کے لئے یقیناً نصیحت آموز اور قابل تقلید ہے۔

(جاری)

خبرونظر

عالم اسلام

جاوید اختر ندوی

یورپین پارلیمنٹ کی ایک عجیب وغریب تجویز، مصر اور شام میں عیسائیوں پر تشدد بند کیا جائے

یورپین پارلیمنٹ نے عالمی برادری سے اپیل کی ہے کہ مصر اور شام میں عیسائیوں پر تشدد اور ظلم وزیادتی بند کروانے کی کوشش کریں اور دونوں ممالک میں مظاہرین پر کئے جانے والے مظالم اور پارلیمنٹ حقوق انسانی کی پامالی پر سخت نکتہ چینی بھی کی ہے۔

یورپین پارلیمنٹ نے مصری اور شامی فوجیوں کو بھی نشانہ بنایا ہے اور کہا ہے کہ یہ فوجی عیسائیوں کو پریشان کررہے ہیں، اس لئے اس نے مصری اعلیٰ حکام سے درخواست کی ہے کہ عیسائی عبادت گاہوں کی حفاظت کریں، بات بالکل واضح ہے کہ یہ قبطی انتہا پسندوں کا پروپیگنڈہ ہے، حقیقت اور واقعہ سے اس کا دور کا بھی رشتہ نہیں ہے۔

یورپین پارلیمنٹ نے کہا ہے کہ گذشتہ برس مارچ کے مہینہ سے اب تک دس ہزار عیسائی مصر کو خیرباد کہہ چکے ہیں اور شام کے سلسلہ میں کہا ہے کہ یہاں پہلے عیسائیوں کی تعداد دس فیصد تھی اور اب گھٹ کر آٹھ فیصد رہ گئی ہے جب کی اس کے برخلاف مغربی ممالک کی صورت حال انتہائی تکلیف دہ ہے، کہ امریکہ اور یورپ میں آج بھی مسلم مہاجرین کو پسند نہیں کیا جاتا ہے اسی پر بس نہیں بلکہ ان کے ساتھ بہت برا سلوک کیا جاتا ہے۔

اٹلی کے وزیر خارجہ کا 'عربی بہار' کے بعد 'اسلامی خزاں' سے چوکنا رہنے کی اپیل

فرانگی فرانٹینی وزیر خارجہ اٹلی نے یورپ کو اس بات سے چوکنا کیا ہے کہ عرب ممالک میں آنے والے انقلابات کی لہروں کی تہہ تک پہونچنا بہت مشکل ہے، یہ 'عربی بہار' ہے، لیکن 'اسلامی خزاں' اس کے بعد آنے والا ہے۔

تیونس اور مصر میں اس اعلان کے بعد کہ یہاں اسلامی قانون اور شریعت اسلامی کا ہی نفاذ ہوگا، وزیر خارجہ نے آگاہ کیا ہے کہ اب 'عربی بہار' کے بعد 'اسلامی خزاں' کا دور شروع ہونے والا ہے اور اس سلسلہ میں بڑا چوکنا رہنے کی ضرورت ہے، مزید کہا کہ ہم یورپ کے لوگوں پر ان انقلابات کا گہرا تجزیہ کرنا ضروری ہے۔

وزیر خارجہ نے کہا کہ لیبیا میں عبوری کونسل کے صدر مصطفیٰ عبدالجلیل اور تیونس میں 'النہضہ' پارٹی کے سربراہ محمد راشد الغنوشی نے اعلان کیا کہ ہمارے ممالک کا دستور دین وشریعت اسلامی کے موافق ہو گا جبکہ اس میں سیکولر مسلمان بھی ہیں، انہوں نے کہا کہ ہمارا ملک فرانس اس مسئلہ کو سنجیدگی سے لے رہا ہے اور لیبیا سے قریب ہونے کی کوشش کررہا ہے۔

۹/۱۱ کے بعد مغرب میں اسلام اور مسلمان-ایک روشن پہلو

مغربی میڈیا کی خبروں کے مطابق ۹/۱۱ کے واقعات کا ایک ردعمل امریکی باشندوں کا کثیر تعداد میں اسلام کی جانب راغب ہونے کی شکل میں سامنے آیا، چنانچہ گزشتہ دس برسوں میں جس قدر بڑی تعداد میں امریکی باشندوں نے اسلام قبول کیا، ۹/۱۱ سے قبل تیس سال میں اس سے آدھی تعداد نے بھی اسلام قبول نہیں کیا تھا۔

اسلامی وامریکی رابطہ کمیٹی کے مطابق ۹/۱۱ کے پہلے سال تقریباً ۳۴ ہزار امریکی حلقۂ اسلام میں داخل ہوئے اور گزشتہ دس برسوں میں ہر سال تقریباً ۲۰ ہزار امریکی اسلام قبول کررہے ہیں، جن میں ۸۰ فیصد خواتین ہیں۔

یہ بات صرف امریکہ تک نہیں، یورپ اور دنیا کے دیگر ملکوں میں بھی گزشتہ دس برسوں میں اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں بے پناہ اضافہ محسوس کیا گیا ہے۔

ایک رپورٹ کے مطابق ۱۹۷۳ء میں ساری دنیا میں مسلمانوں کی تعداد ۵۰۰ ملین تھی، اس وقت یہ تعداد ۱.۵ بلین تک پہنچ چکی ہے، دنیا کے ہر چار افراد میں سے ایک مسلمان ہے، رپورٹ کے مطابق مسلمانوں کی اس قدر بڑھتی ہوئی تعداد کا سبب صرف یہ نہیں ہے کہ اسلامی ممالک میں مسلمانوں کی تعداد میں شرح پیدائش کے اعتبار سے تیزی سے اضافہ ہورہا ہے بلکہ ایک اہم سبب مسلمان اور غیر مسلم ملکوں میں بکثرت اسلام قبول کرنے والوں میں تیزی سے اضافہ بھی ہے، اس اضافہ میں تیزی خصوصاً ۹/۱۱ کے بعد سے دیکھی جارہی ہے، امریکی میگزین این ٹی وی نیوز کی رپورٹ ہے کہ اس وقت یورپ میں صرف

اسلام ہی ہے جو تمام توقعات اور حدود کو پار کرتا ہوا تیزی سے یورپ کی فضاؤں پر چھا رہا ہے، اس کی ایک اہم وجہ وہ نومسلم حضرات ہیں جو نہ صرف دین اسلام پر عمل پیرا ہیں بلکہ عملاً اسلام کی تصویر پیش کر رہے ہیں اور دوسروں کو اس کی دعوت دیتے ہیں اور وہ بہت سارے افراد کے اسلام قبول کرنے کا سبب بن رہے ہیں۔

قزاقستان میں عبادت پر پابندی

قزاقستان کی قومی اسمبلی میں اس تجویز کو برائے بحث پیش کیا جارہا ہے، جس کے مطابق ملک کے حکومتی اداروں اور دفاتر میں نماز پڑھنے پر پابندی لگائی جاسکتی ہے، جبکہ اس کو قانونی شکل دینے کی غرض سے باقاعدہ مسودہ تیار کیا جاچکا ہے۔

اس تجویز کو قانونی حیثیت حاصل ہونے کی صورت میں ملک کے تمام دفاتر بشمول فوجی بیرکوں اور پولیس کے دفاتر میں نماز جمعہ سمیت تمام عبادات کو غیر قانونی قرار دیا جائے گا اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کو بھاری جرمانے اور سخت سزا کا بھی سامنا کرنا پڑتا سکتا ہے۔

پادری کو عیسائیت کی تبلیغ پر سزا

امریکی ریاست 'کنساس' کے شہر ویشیٹا کی ایک عدالت نے ایک عیسائی پادری کو ۳۰۰ ڈالرز جرمانہ ادا کرنے اور ایک سال تک مقامی پولیس اسٹیشن میں حاضری لگوانے اور ایک سال تک مقامی اسلامک سینٹر سے ہزار میٹر دور رہنے کی سزا سنائی، پادری کا جرم یہ تھا کہ وہ منع کرنے کے باوجود مقامی اسلامک سینٹر کے روبرو اپنے دیگر معاونین کے ہمراہ کھڑے ہوکر عیسائی لٹریچر اور بائبل راہ گیروں میں تقسیم کرتا چلا گیا، اسلام کے خلاف سخت نفرت اور بغض رکھنے والے اس پادری کو جج نے جب فیصلہ سنایا تو پادری نے جواباً جج سے کہا کہ مائی لارڈ! آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے اس ملک کا دشمن میں نہیں بلکہ اسلام ہے جس کا آپ کو احساس نہیں ہے، بہر حال جج نے اس کو تنبیہ کی کہ اگر اس نے اس پابندی کی خلاف ورزی کی تو کم از کم چھ ماہ جیل کی سزا کاٹنے کے لئے تیار رہنا ہوگا۔

تیونس ومصر کے بعد مراکش کے انتخاب میں بھی اسلام پسندوں کی کامیابی

مراکش کی اسلام پسند جماعت جسٹس اینڈ ڈیولپمنٹ نے بھی ملک کے پارلیمانی انتخابات میں ایوان کی ۵۹۳ نشستوں میں سے بیشتر پر کامیابی حاصل کرکے خود کو حکومت سازی کا اہل ثابت کردیا ہے، توقع کی جارہی ہے کہ مراکش میں آئندہ چند روز میں تشکیل پانے والی حکومت کی سربراہی جسٹس پارٹی کے پاس ہوگی، کیونکہ اس کے پاس دیگر کسی بھی دوسری جماعت سے زیادہ نشستیں موجود ہیں۔

نئی حکومت کی ترجیحات پر بات کرتے ہوئے بھاری اکثریت کے ساتھ کامیاب ہونے والی اسلام پسند سیاسی جماعت 'جسٹس اینڈ ڈیولپمنٹ' کے جنرل سکریٹری عبدالالہ بن کیران نے کہا کہ ان کی جماعت نے حکومت بنائی تو ملک میں کرپشن اور بدعنوانی کے خلاف جنگ ان کی اولین ترجیح ہوگی، بن کیران نے مزید کہا کہ انہیں بخوبی اندازہ ہے کہ مراکش میں ان کی جماعت کا حکومت سازی کا یہ پہلا تجربہ ہے، وہ ایسا کوئی فیصلہ نہیں لیں گے جس سے ان کی جماعت سیاسی طور پر پیچھے چلی جائے، ہمیں سیاسی، اقتصادی اور سماجی پہلوؤں پر درپیش مشکلات اور چیلنجز کا بخوبی اندازہ ہے۔

مقامی ذرائع سے ملنے والی رپورٹوں کے مطابق مراکش کی جسٹس اینڈ ڈیولپمنٹ پارٹی کے جنرل سکریٹری عبدالالہ بن کیران نے صحافیوں کو بتایا کہ ان کی جماعت کے پارلیمنٹ میں سیٹیں حاصل کرنے والے مختلف سیاسی جماعتوں کے ساتھ رابطے ہوئے ہیں، ان رابطوں کے دوران کئی دیگر سیاسی جماعتوں نے حکومت سازی کے لئے جسٹس پارٹی کے ساتھ مل کر کام کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے، صحافیوں کی جانب سے بن کیران سے سوال پوچھا گیا کہ وہ کابینہ میں وزراء کی تعیناتی کے لئے کیا طریقہ اختیار کریں گے اور کیا ان کی جماعت نے اپنے ارکان کے لئے وزارت کے قلمدارنوں کی کوئی فہرست تیار کی ہے؟ اس پر انہوں نے کہا کہ ابھی تک ان کی جماعت نے اپنے لئے کابینہ میں وزارتوں کی تعداد کے بارے میں کوئی فارمولہ طے نہیں کیا اور نہ ہی کسی جماعت سے حکومت سازی کی صورت میں وزارتوں کی تقسیم کا کوئی وعدہ کیا ہے، ہم کسی بھی شعبے کی وزارت کا قلمدان اس کے اہل امیدوار کو ہی سونپیں گے، ان کی جماعت نے حکومت بنائی تو کابینہ کی تشکیل پوری شفافیت اور غیر جانبداری کے ساتھ کی جائے گی، جس میں حکومتی اتحاد کا حصہ بننے والی تمام جماعتوں کو ان کا حق دیا جائے گا۔

☆☆☆☆☆

نصرت خداوندی

سائنس کی نظر میں دعا کی اہمیت

ادارہ

بیماری ہی نہیں کسی اور مشکل میں اہل ایمان مہربان اور رحیم وکریم اللہ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں، یہ پکار دل کی گہرائیوں سے آپ ہی آپ نکلتی ہے اور پھر یہ مشکلات میں چارہ گر دوست، بیماری میں دردمند ماہر طبیب اور درد سے کراہتے انسانوں کے لئے مہربان نرس کی توجہ بن جاتی ہے، بیماری ہو یا کوئی اور ابتلاء ایک غیبی طاقت انسان کو بڑی شفقت اور قوت کے ساتھ امید کے راستے پر چلاتی ہے، یہیں سے ہر مشکل کی تلاش، سلامتی اور بقاء کی جدوجہد اور مرض کے علاج کی تدبیر سجھائی دیتی ہے گویا اللہ تعالیٰ پر بھروسے اور سہارے کے بغیر نہ کوئی معالج، معالج رہتا ہے اور نہ کوئی چارہ گر، چارہ گر۔

علاج اور شفاء کے لئے اللہ تعالیٰ پر بھروسے اور اس کی اعانت کی اس قدر ضرورت ہوتی ہے جتنی کہ دوا اور مادی تدابیر کی، دعا اور اللہ پر کامل بھروسہ معالج کے لئے بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا مریض کے لئے، ماہرین نفسیات وبشریات اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلبی میں بڑی گہری قوتیں پنہاں ہیں، ان سے نہ صرف سہارا، امید اور رفاقت کا احساس ملتا ہے بلکہ امراض کا حیرت انگیز تدارک اور مرض کی صورت میں معجزانہ شفاء بھی حاصل ہوتی ہے، اس کا یہ مطلب ہوا کہ دوا پر باقاعدگی سے عمل کے ساتھ ساتھ دعا کا ورد بھی بہت کارآمد اور ضروری ہے، شاید وہ دن اب بالکل گزر چکے ہیں کہ جب مادہ پرست اقوام کے لوگ مصیبت اور بیماری میں بھی اللہ پر اعتماد اور اس سے دعا کو فضول اور بے بنیاد تصور کرتے تھے، اب ساری دنیا میں طب اور معالجاتی سائنس اور اللہ کا رشتہ پھر سے استوار ہوگیا ہے، اسے سب سے گہرا افہام اور اعلیٰ استدلال اسلام کے دور عروج میں مسلمان اطباء اور علمائے سائنس نے عطا کیا تھا، گویا حقیقت پسندی کا تقاضا یہی ہے کہ تشخیص اور علاج کے ساتھ ساتھ دعا اور اعتقاد کی قوت سے پورا کام لیا جائے، ہاورڈ میڈیکل اسکول امریکہ کے ایسوسی ایٹ پروفیسر بربریٹ بنسن نے حال ہی میں لندن میں صحت میں نئی سمت کے موضوع پر ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے یہ انکشاف کیا کہ عبادت اور دعا سے امراض قلب اور حملہ قلب روکا جاسکتا ہے، بلند فشار خون میں ڈرامائی کمی ہوسکتی ہے، درد اور سرطان کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔

پروفیسر بنسن جو قلب کے مریضوں کو عبادت اور دعا کے علاوہ سکون اور ستانے کے طریقے دس سال تک بتاتے رہے ہیں، ذکر، ورد اور وظائف مذہبی کی نفسیاتی اور شفائی اہمیت پر زور دیتے ہیں، یہ ہر مذہب کے لوگوں کے لئے ان کے اپنے اپنے عقیدے کے مطابق قابل عمل ہوسکتے ہیں، پروفیسر بنسن کا کہنا ہے کہ اس عمل سے جو سونے سے قبل رات کو خاموشی اور سکون کامل کے عالم میں تقریباً بیس منٹ تک کیا جائے، دماغی تناؤ، کھنچاؤ اور دباؤ میں ایک کیمیاوی ردعمل کے تحت زبردست کمی آتی ہے، اعصاب کو حیرت انگیز سکون ملتا ہے اور ہارمون کے نظام کی اصلاح ہوجاتی ہے، ہر رات یہ عمل کرنے سے برسوں کی اعصابی پیچیدگی اور دباؤ کا تدارک ہوسکتا ہے۔

پروفیسر بنسن نے اس عمل کے تجربات بلند فشار خون اور امراض قلب کے مریضوں پر کئے اور حیرت انگیز مفید نتائج ریکارڈ گئے، دردسر اور سرطان کے مریضوں پر بھی اس عمل کے نہایت مفید اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

عقیدہ دعا کا یہ مطلب نہیں کہ صحت کے متفقہ اصولوں سے غفلت برت کر کوئی شخص صحت مند رہنے کی تمنا کرے، ان اصولوں پر عمل جسم کا فطری تقاضا ہے اور ان سے غفلت برتنا احکام الٰہی سے غفلت برتنے کے مترادف ہے، قانون فطرت پر عمل درآمد صحت مندی کی لازمی شرط ہے، البتہ معالج اور مریض دونوں کو کوشش اور کاوش کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مدد پانے کی توقع ہمیشہ رکھنی چاہئے، مریض کے لئے ضروری ہے کہ وہ دعا کے ساتھ ساتھ معالج کی ہدایات پر پورے خلوص سے عمل کرے اور ضروری پرہیز بھی کرے، بیماری ہو تو اسے مختصر، کم یا اسے ختم کرنے کی پوری کوشش کی جائے، علاج اور صحت کے محاذ پر پورے یقین اور پامردی کی ضرورت ہوتی ہے، علاج کے ساتھ ساتھ اس گہرے یقین اور اعتماد کے لئے جو صحت کی راہ استوار کرتا ہے، خدا پر عقیدے اور دعا کی ضرورت ہوتی ہے، صحتیاب ہونے پر خدا کے شکر کے ساتھ ساتھ صحت کے قیام اور استحکام کے تمام طبی اور سائنسی اصول پر عمل سے بھی زیادہ ضروری ہو جاتا ہے، اکثر لوگ امراض کے حملے کو دعوت دیتے ہیں اور صحت کی نعمت گنواتے ہیں، ان کے لئے دوا اور دعا دونوں بے کار ہیں۔

☆☆☆☆☆

افادہ واستفادہ

چند علمی سافٹ ویرز (Softwares)

(ایک مختصر تعارف)

عبدالعظیم معلم ندوی

انسانی فطرت ہمیشہ سے ترقی کی خواہاں رہی ہے اور ہر زمانے میں ترقی کے حصول کی کوشش کی جاتی رہی ہے جس کے مثبت اور بسا اوقات منفی اثرات انسانی زندگی کے بعض شعبوں میں وقوع پذیر ہوتے رہے ہیں اور ان سے بچھڑ کر راہ حیات پر چلنا انتہائی دشوار عمل بن جاتا ہے۔ موجودہ دور میں انسانی دماغ کی نت نئی اختراعات ایک طرف جن کی افادیت سے انکار بھی نہیں کیا جاسکتا تو دوسری طرف ان کے نقصان دہ اثرات سے بھی معاشرہ محفوظ نہیں رہ سکتا ہر شعبے میں ایک ایسی ضرورت بن چکی ہے جس کے بغیر موجودہ دور میں ترقی کا نہ کوئی تصور کیا جاسکتا ہے، اور نہ اس کے بغیر زمانے کی تیز رفتاری کا ساتھ دیا جاسکتا ہے، لہذا تعلیمی میدان میں بھی ماہرین نے اس کو استعمال کیا اور بہت جلد اس کے اثرات معاشرے پر وقوع پذیر ہوئے۔

تعلیمی میدان میں ان ایجادات سے پیدا ہونے والے منفی اثرات سے صرف نظر کر کے اگر جائزہ لیا جائے تو یہ ایجادات تشنگانِ علم وفن کے لیے نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں ہے، اس پیش رفت نے طالبان علوم وفنون کے لیے ایک نیا دروازہ کھول دیا ہے اور ایک نئی راہ ہموار کردی ہے جس سے نہ صرف نہایت کم عرصے میں اطمینان بخش اور حیرت انگیز نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں، بلکہ سفر وغیرہ کی مشقتوں سے دور رہ کر آج کا طالب علم گھر بیٹھے آسانی سے ہزاروں کتابوں سے استفادہ کر کے اپنا علمی اور تحقیقی کام جاری رکھ سکتا ہے، چنانچہ اسلامی علوم وفنون پر مشتمل مکمل سافٹ ویرس (کمپیوٹر کے پروگرام/ البرامج للحاسوب الآلی) بنانے کے لیے لوگوں نے قدم اٹھایا جس میں ہر فن کی کتابیں موجود ہوں اور نہ صرف ہر کتاب کو پڑھنے کی سہولت حاصل ہو بلکہ کسی بھی کتاب میں یا تمام کتابوں میں بیک وقت الفاظ کی مدد سے متعین عبارت یا شعر یا مطلوبہ مواد تک پہنچنا نہایت آسان ہو، اس کے نتیجے میں کئی ایک سافٹ ویرس سامنے آئے جن سے لوگوں نے حتی المقدور استفادہ کیا۔

شروع شروع میں اس کے بنانے والوں نے اس بات کا خاص اہتمام کیا کہ ان پروگراموں کی نقل نہ کی جاسکے، جس کی بناء پر عام لوگوں تک اسکی رسائی نہ ہوسکی اور ہر کس و ناکس کے لیے اس کا حصول آسان نہ رہا، اس کے باوجود لوگوں نے ذاتی طور پر یا کسی ادارہ کے لیے اصل خرید کر استفادہ کیا اسی وجہ سے مرور زمانہ کے ساتھ یہ سافٹ ویر آگے نہ بڑھ سکے، بلکہ بعض تکنیکی خرابیوں کے سبب جدید پروگراموں کے ساتھ ان کا استعمال کرنا دشوار ہوگیا، لہٰذا بعد میں تیار کرنے والوں نے اس کا خاص طور پر خیال رکھا کہ ہر شخص آسانی کے ساتھ اپنے کسی بھی کمپیوٹر پر اس کا استعمال کرسکے یا کسی بھی دشواری کی صورت میں کمپنی اس کا حل دے سکے، اس مرحلے میں تیار کیے گئے تمام سافٹ ویرس کو شمار کرنا اور ان کا تعارف پیش کرنا مشکل ہے، البتہ جو خاص طور پر عربی زبان میں طالبان علم، اساتذہ اور محققین و باحثین کے لیے تیار کیے گئے ہیں چند ایسے پروگرام جو یکساں طور پر ان سب کے لیے مفید اور معاون ہیں، ذیل میں ان کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے:

۱-المكتبة الشاملة

شاملہ کی آمد نے باحثین (ریسرچ اسکالرس) کے لیے بڑی سہولت پیدا کی ہے، اب تک تیار کیے جانے والے تمام پروگراموں میں یہ پروگرام سب سے وسیع اور جامع الفنون ہے، آخری ایڈیشن میں ۷۰ سے زائد فنون ہیں اور ہر فن کی بنیادی کتابیں موجود ہیں، اس کے علاوہ عصر حاضر کے علماء کی تمام تصنیفات کو اس مصنف کی طرف نسبت کرتے ہوئے 'مكتبة فلان' کے نام سے جمع کیا گیا ہے، یہ اس کی ایسی امتیازی صفت ہے جس سے بعد میں آنے والے بڑے بڑے پروگرام یکسر خالی ہیں، اس کا ایک امتیازی وصف قرآن مجید کی تفسیر کا -القرآن الكريم وتفسيره کے نام سے- الگ سے اہتمام کرنا ہے، جس میں سہولت کے ساتھ تمام بنیادی تفاسیر سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

اس پروگرام کی دیگر خصوصیات:

☆ استعمال کرنے والے حسب منشا اس میں حذف واضافہ کرسکتے ہیں۔

☆ مطلوبہ کتاب کو اس میں داخل اور غیر ضروری کتاب کو اس سے ہٹایا جاسکتا ہے۔

☆ کتاب میں موجود کسی غلطی کی اصلاح ممکن ہے۔

☆ انٹرنیٹ پر دستیاب ہونے والی جدید کتابوں کو فن وار اس میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

☆ جدید ایڈیشن میں کتابوں کو مطبوع اور غیر مطبوع کے اعتبار سے منقسم کیا گیا ہے جس سے محققین کے لیے یہ سہولت ہے کہ وہ مطبوع کتابوں کا باقاعدہ حوالہ دے سکتے ہیں۔

☆ جدید ایڈیشن میں براہ راست انٹرنیٹ سے تعلق قائم ہوجاتا ہے اور حسب ترمیم جدید آمدہ اضافہ کو بھی آن لائن شامل پروگرام کرسکتے ہیں۔

☆ ہر کتاب کے مصنف کا مکمل تعارف 'شاشة المؤلفين' میں دیا گیا ہے۔

☆ کتاب سے متعلق دیگر معلومات 'بطاقة الكتاب' کے عنوان کے تحت درج ہے۔

☆ نتائج کو نسخ (COPY) کر کے دوسری جگہ منتقل کرنے کی سہولت بھی دستیاب ہے۔

۲-الموسوعة الفقهية الكويتية

اب تک فقہ پر بنائے گئے پروگراموں میں سب سے مکمل پروگرام ہے جو دراصل فقہی انسائیکلوپیڈیا ہے جسے کویت کی وزارت اوقاف نے اہتمام سے شائع کرایا ہے، چوں کہ یہ ۴۵ جلدوں پر مشتمل ایک مکمل موسوعہ ہے اس لیے ہر شخص کے لیے اس کا حصول آسان نہ تھا، اب جب کہ یہ موسوعہ ایک پروگرام کی شکل میں صرف ایک سی ڈی میں آسانی سے دستیاب ہے ہر ایک کے لیے اس سے استفادہ ممکن ہے۔ یہ موسوعہ کئی ایک خصوصیات کا حامل ہے جس کو ذیل کی سطروں میں آپ ملاحظہ کرسکتے ہیں۔

اس موسوعہ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ باحث کے لیے تلاش کو آسان بنایا گیا ہے، اس موسوعہ میں نہ صرف عبارت کے ذریعے کسی مسئلے تک پہنچ سکتے ہیں بلکہ فقہی اصطلاحات اور موضوعات کے ذریعے اور حروف تہجی کے اعتبار سے بھی بآسانی مسائل تک پہنچا جاسکتا ہے۔ اس موسوعہ میں مذاہب اربعہ کے مسائل مع دلائل درج ہیں اور باحث کی آسانی کے لیے نہ صرف مسائل کے مصادر و مراجع مذکور ہیں بلکہ ان مصادر کے ذریعے اصل کتاب تک پہنچنے کا رابطہ بھی رکھا گیا ہے اور زیر نظر مسئلے سے متعلق اصل کتاب کی پوری بحث کو دیکھا جاسکتا ہے اور یہ ایک ایسی خصوصیت ہے جو کسی اور پروگرام میں نظر نہیں آتی۔

۳-موسوعة الشعر العربي

۳۵ لاکھ سے زیادہ عربی اشعار کا ایک نادر مجموعہ، جس میں قدیم وجدید دور کے تقریباً تین ہزار چوبیس (۳۰۲۴) شعراء کے دواوین کو مع اعراب جمع کیا گیا ہے، مزید برآں کتابی شکل میں تمام دواوین بھی اس میں موجود ہیں جن سے قاری حسب ضرورت استفادہ کرسکتا ہے، چند مشہور شعراء کے بعض قصیدوں کے آڈیو بھی دیے گئے ہیں، اس موسوعہ میں لفظاً لفظاً نہ صرف مکمل کتاب پڑھی جاسکتی ہے بلکہ ساتھ ہی ساتھ نسخ کی سہولت بھی دی گئی ہے جس کے ذریعے سے مطلوبہ مواد بآسانی کسی دوسری فائل میں محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ اس پروگرام میں مختلف ادوار کے اعتبار سے بھی اشعار کو تلاش کیا جاسکتا ہے اور شعراء کے ناموں کے ذریعہ سے بھی ان کے دواوین تک پہنچا جاسکتا ہے۔

٤-جوامع الكلم

حدیث نبوی پر اب تک کے تمام پروگراموں میں ایک مکمل اور جامع پروگرام ہے، اس پروگرام میں حدیث کے چودہ سو (۱۴۰۰) مراجع جمع کیے گئے ہیں جن میں پانچ سو تینتالیس (۵۴۳) مخطوطے بھی شامل ہیں، اس کے علاوہ حدیث کے ستر ہزار رواۃ کے تراجم بھی موجود ہیں۔ اس پروگرام کی خصوصیات مندرجۂ ذیل ہے:

☆ احادیث کے محقق مصادر اور سلسلہ وار نمبر کے اعتبار سے یہ پروگرام ممتاز ہے۔

☆ اس میں ۶۹ جدید خدمات ہیں جو اس سے قبل کسی پروگرام میں نہیں دی گئی ہیں، جن کا استعمال احادیث کی تلاش، تخریج، اسانید ورواۃ وغیرہ کے تعلق سے کرسکتے ہیں۔

☆ کسی بھی حدیث کے ساتھ اس کے متعلقہ اطراف، مکررات، شواہد وتخریجات مذکور ہیں اور اس حدیث سے ملتی جلتی روایتیں بھی جمع کی گئی ہیں جن کو اسانید اور مختلف طرق سے بیان کیا گیا ہے۔

☆ باحث اس پروگرام کے ذریعے سے میکانیکی انداز میں احادیث وآیات کی تخریج کر کے رسائل تیار کرسکتے ہیں۔

☆ قرآنی نصوص کو اعراب کے ساتھ نسخ کرنے کی سہولت ہے۔

☆ اس پر آپ کے تیار کردہ رسائل میں موجود غلطیوں کی نشاندہی بھی کردیتا ہے۔

٥-الجامع الكبير

پندرہ ہزار سے زائد مجلدات اور سترہ سو پچھتر (۱۷۷۵) سے زائد عربی و اسلامی کتابوں کے ذخیرہ پر مشتمل ایک منفرد پروگرام ہے۔ مطبوعہ کتاب کے اعتبار سے جلد اور صفحات کے حوالے اس پروگرام کا امتیاز ہے، اس پروگرام میں نسخ، طباعت اور مختلف طریقوں سے تلاش کی سہولیات ہیں جن میں یہ خصوصیت نمایاں ہے کہ مشتقات، معاجم اور موضوع کے اعتبار سے بھی اس میں تلاش ممکن ہے۔ دس لاکھ سے زائد اشعار کا الگ سیکشن بحث کی سہولت کے ساتھ، احادیث پر صحت اور ضعف کے اعتبار سے علماء کے احکام وغیرہ اس پروگرام کی نمایاں خصوصیات میں سے ہے۔ کسی بھی آیت سے متعلق تفصیل سے تمام کتب تفسیر سے رابطہ کے ساتھ آسانی سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ کتب تفاسیر کے ساتھ شیخ عبدالرحمن سدیس اور شیخ عبدالباسط کی قراءت بھی سنی جاسکتی ہے۔

☆☆☆☆☆

کاروان علم ودعوت

مدارس میں دخل اندازی دین کو نقصان پہونچانے کی سازش

(دودن امارت شرعیہ، پٹنہ میں)

محمود حسن حسنی ندوی

امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ شوال ۱۹۲۱ء میں قائم ہوا تھا، مولانا ابوالمحاسن سجاد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ وہ عظیم دینی وملی کارنامہ ہے، جس کے فوائد آج سامنے آرہے ہیں اور اس سے دین کی حفاظت اور مسلمانوں کے خانگی وعائلی مسائل بڑے اچھے انداز سے حل ہورہے ہیں، وہ پورے ملک یعنی برصغیر میں اس کے قیام کی منصوبہ بندی کررہے تھے، جہاں بس چلا وہاں کرگزرے، یوم تاسیس کے طور پر امارت شرعیہ سے متعلق لوگ حضرت امیر شریعت کی سرپرستی میں ہفتہ مناتے ہیں اور ہر جگہ اس کام کا احیاء کرتے ہیں، اس بار امارت شرعیہ پھلواری شریف جو تین ریاستوں کا مرکزی دفتر ہے، یہاں یوم تاسیس ۲۲ رشوال ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۱ر ستمبر ۲۰۱۱ء کے موقع پر حضرت امیر شریعت مولانا سید نظام الدین نے صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ وناظم ندوۃ العلماء حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ کو بھی دعوت دی اور اسی موقع پر اسلامک فقہ اکاڈمی (انڈیا) کا دوروزہ سیمنار بعنوان "معاصر دینی تعلیم - مشکلات واحوال" کا انعقاد بھی ہورہا تھا، اس میں جناب مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی معتمد تعلیم ندوۃ العلماء خصوصی طور پر مدعو تھے، شاہد حسین صاحب، مولوی سید سحبان ندوی بھٹکلی اور راقم الحروف بھی ہمراہ تھا۔

جلسہ یوم تاسیس امارت شرعیہ میں جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی کے اسلامک اسٹڈیز سنٹر کے چیئرمین پروفیسر اختر الواسع کو بھی دعوت سخن دی گئی، انہوں نے یہ مشورہ دیا کہ جدید وسائل سے فائدہ اٹھاتے ہوئے امارت شرعیہ کے فتاویٰ وقضایا کو آن لائن کرنا چاہئے تاکہ فوری طور پر دنیا کے تمام حصوں میں لوگ اپنے مسائل کا حل شریعت کی روشنی میں پیش کرسکیں، انہوں نے اس سے باخبر کیا کہ جامعہ ملیہ، دہلی میں مولانا صفدر زبیر ندوی امارت شرعیہ کی تاریخ وخدمات پر ڈاکٹریٹ کررہے ہیں۔

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ نے اپنے خطاب میں امارت شرعیہ کے متنوع تعلیمی دعوتی، اصلاحی، سماجی، رفاہی تمام تر کاموں کو سراہا، مولانا سید نظام الدین صاحب، مولانا انیس الرحمٰن قاسمی، مفتی عبیداللہ اسعدی نے بھی خطاب کیا، مولانا مفتی سہراب ندوی نے جلسہ کی نظامت کی۔

جہاں تک سیمنار کا تعلق ہے، اس کی نظامت مولانا عبیداللہ اسعدی نے کی، افتتاحی مقالہ پروفیسر اختر الواسع کا تھا، انہوں نے دینی مدارس کے طریقہ تعلیم میں کچھ تبدیلیوں کو ناگزیر قرار دیتے ہوئے کہا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ اعلیٰ ومعیاری نصاب پڑھنے کے باوجود وہ فضلاء تیار نہیں ہو پارہے ہیں جن میں رسوخ اور تفقہ کی صلاحیت ہو۔

مولانا سید نظام الدین صاحب نے کہا کہ دینی تعلیم کے وہ مدارس ومکاتب جو مسلمان خود چلاتے ہیں وہاں دین مل رہا ہے اور جہاں سرکاری نظام ونصاب ہے وہاں نہ دین ملتا ہے اور نہ دنیا ملتی ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ جہاں ہم دینی تعلیم دیتے ہیں وہاں تربیت اخلاق اور تزکیہ پر بھی زور ہو اور وہ ضروری علم بھی دیا جائے جس سے دنیوی معاملات صحیح طور پر انجام دے سکیں، علوم عقلیہ میں فلسفہ ومنطق کی مبادیات کافی ہیں، اس میں درک پیدا کرانے کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ کچھ ضروری سائنسی علوم سے واقفیت ضروری ہے اور فرمایا کہ: آج فرقہ پرستی، دہشت گردی، بدعنوانی ایک مسئلہ بن گئی ہے، اس سلسلہ میں بھی بعض کتابیں داخل نصاب کرنی پڑیں گی، اب مطالعہ کا شوق بھی بہت کم ہوگیا ہے، اس لئے خارجی مطالعہ کا بھی نصاب ونظام بنانا پڑے گا۔

ناظم ندوۃ العلماء حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم نے فرمایا کہ:

"یہ موضوع بڑا حساس اور یہ مسئلہ بڑا اہم مسئلہ ہے، اس میں نقطہ نظر کا اختلاف پیدا ہوگیا ہے، جدید تعلیم یافتہ لوگوں کا نقطہ نظر الگ ہے اور علماء کا نقطہ نظر الگ ہے، علماء کو چاہئے کہ جدید اعتراضات کا جائزہ لیں اور موازنہ کریں۔

صورت حال یہ ہے کہ ہمارے مدارس جب قائم ہوئے اس وقت انگریزوں کا دور حکومت تھا اور وہ دینی تعلیم کو ختم کرنا چاہتے تھے، اس وقت علماء نے نہایت مشکل حالات میں کام کیا، حالات بالکل مساعد نہ تھے اور ان حالات میں اس کشتی کی ناخدائی کی، محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور دینی مقصد کے حصول کیلئے ایثار وزہد سے کام لے کر زندگی گزارنی پڑتی تھی کہ کس طرح نئی نسل کو دین کی دولت سے محروم ہونے سے بچایا جائے، یہ مدارس نہ ہوتے تو علماء نہ ہوتے اور علماء نہ ہوتے تو آج مسلمانوں کی رہنمائی کرنے والا کوئی نہ ہوتا، ہم ایسے ملکوں میں گئے ہیں جہاں مدارس کا یہ نظام قائم نہ ہوسکا، اس کے نتیجہ میں دین ہی وہاں سے رخصت ہوگیا، اذان، نماز

کے لیے مسجد میں کوئی ملتا نہ تھا۔

آج عالمی طور پر یہ سازش رچی جاہی ہے، کہ مدارس میں دخل اندازی کرکے دین کو نقصان پہونچایا جائے، تعلیم کے کئی مرحلے ہوتے ہیں، ابتدائی، ثانوی، عالمیت اور تخصص، ہم اگر صرف تعلیم کو لے کر محنت کرتے ہیں، اس سے مسئلہ حل نہیں ہوگا، ہر دور کا نظام الگ ہے، ہمارا تعلیمی نظام جو دینی نظام سے وابستہ ہے، اس کو ہم نظر انداز نہیں کرسکتے، یہ ہماری ضرورت ہے، اس کے لئے زیادہ ضرورت دینی تعلیم کی ہے، یہ ہماری دنیا کے لیے بھی ضروری ہے اور آخرت کا تو سارا انحصار اسی پر ہے"۔

حضرت مولانا مدظلہ کے اس نقطۂ نظر سے سبھی لوگوں نے اتفاق کیا کہ تعلیم کے مراحل کے اعتبار سے نصاب ونظام میں فرق لانے کی بات کرنی چاہئے اور یہ بھی ملحوظ رکھنا چاہئے کہ مدارس کا مقصد کیا ہے؟ جو بھی چیز اس کے مقصد سے ٹکرائے گی اس کو بحث میں لانا ہی فضول کام ہے۔

مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی معتمد تعلیم ندوۃ العلماء نے جو مقالہ پیش کیا اس میں عربی زبان وادب کو خاص طور سے موضوع بنایا تھا اور اس میں جو معیاری کتابیں ہیں ان کی طرف رہنمائی کی، ان کا مقالہ بڑا مفکرانہ اور مبصرانہ تھا، مولانائے محترم نے مقالہ سے ہٹ کر کچھ زبانی گفتگو اختتامی نشست میں کی، جس میں انہوں نے عصری جامعات میں جو مسلمانوں کے مفاد سے متعلق ہیں تبدیلی نصاب کی بات کی کہ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے کہ ان جامعات میں پڑھ کر نکلنے والے دین کے سلسلہ میں تشکیک کے شکار ہوجاتے ہیں اور ان کا اعتماد اس دور میں دین کی سماجی مسائل میں رہنمائی سے متزلزل ہوجاتا ہے۔

پروفیسر محسن عثمانی ندوی کا مقالہ ایسے نظام ونصاب تعلیم پیش کرنے کے متعلق تھا کہ جو ایسے عالم تیار کرسکے، جس کی عالم اسلام کے مسائل پر اچھی نظر ہو اور وہ پوری دنیا کی رہنمائی کرسکے اور دنیا میں کہیں بھی کوئی فتنہ ظاہر ہو وہ اس کا تعاقب کرسکے انہوں نے کہا کہ یہ کام بڑی حد تک ندوۃ العلماء نے کیا ہے، لیکن ابھی مدارس کے سوچنے کی یہ بات ہے، خاص طور پر ان مدارس کے لئے اہمیت کی حامل ہے، جن سے دوسرے مدارس وابستہ ہیں۔

مولانا فہیم اختر ندوی، مولانا مسعود عالم قاسمی، مفتی زاہد علی خاں ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ مولانا اشہد رفیق ندوی، مولانا بدر الحسن قاسمی، مولانا انیس الرحمٰن قاسمی، مفتی ثناء الہدیٰ ندوی کے مقالات بھی پر مغز اور فکر انگیز تھے، مولانا انیس الرحمٰن نے دینیات کے نصاب میں قرآن مجید پر خصوصی توجہ ترتیل وتجوید کے اعتبار سے بھی دینے کو کہا اور چونکہ مقاصد بعثت میں ایک بڑا مقصد تزکیہ ہے، اس لیے اس کی طرف بھی توجہ دلائی اور نظام ونصاب میں اس کی بھی رعایت کرنے کو کہا۔

پھلواری شریف پٹنہ میں یہ دوروزہ قیام مفید ثابت ہوا اور سیمنار اچھے انداز سے اختتام پذیر ہوا۔

☆☆☆☆☆

سہ ماہی "کاروان ادب" کا تازہ شمارہ

شائقین علم وادب کے لیے بڑی مسرت وشادمانی کی بات ہے کہ رابطہ ادب اسلامی (عالمی) کے صدر دفتر ندوۃ العلماء لکھنؤ سے اس کے اردو ترجمان سہ ماہی 'کاروان ادب' کا تازہ شمارہ بابت ماہ اکتوبر-دسمبر ۲۰۱۱ء منظر عام پر آچکا ہے، اس ادبی وعلمی مجلہ کے مندرجات درج ذیل ہیں۔

حضرت مولانا محمد احمد پرتاپ گڑھی پر منعقد علاقائی سیمینار کے منتخب مقالات اس میں شائع کیے گئے ہیں جن کے اہم عناوین حسب ذیل ہیں:

مولانا محمد احمد پرتاپ گڑھی کا ادب میں مقام وکلام، حضرت مولانا محمد احمد پرتاپ گڑھی اور عشق الٰہی، عرفان محبت آئینۂ عرفان محبت، عرفان محبت کا رنگ وآہنگ، تزکیہ واحسان کی تعلیم عرفان محبت میں، مولانا محمد احمد پرتاپ گڑھی اور ان کی عارفانہ شاعری، ایمان افروز شاعری، عرفان محبت، ادب اسلامی کے ترجمان ذیشان مولانا محمد احمد پرتاپ گڑھی، مولانا محمد احمد پرتاپ گڑھی کی شاعری میں عصری آگہی کا عنصر وغیرہ

اہم مقالہ نگار حضرات اس طرح ہیں:

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی، مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندوی، پروفیسر عبد القادر جعفری، پروفیسر ظفر احمد صدیقی، مفتی زین الاسلام قاسمی، ڈاکٹر تابش مہدی، مولانا محمد اشتیاق قاسمی، مولانا نیاز احمد بستوی، مولانا محمد فرمان ندوی، مولانا شاہ اجمل فاروق ندوی وغیرہ

آخر میں مذاکرہ کی تجاویز دی گئی ہیں اور بعض اہم مقالات وتجاویز کی عربی زبان میں تلخیص وترجمانی مولانا محمد فرمان ندوی کے قلم سے دی گئی ہے۔

اس کے علاوہ مولانا اقبال احمد ندوی کے قلم سے "اسلامی ادب میں ذرائع ابلاغ کی اہمیت اور اس کے اصول واقدار" کے عنوان پر ۲، ۳ جون ۲۰۱۱ء کو جامعہ اسلامیہ بھٹکل اور "لسان العصر اکبر الٰہ آبادی اور ان کے معاصر شعراء" کے عنوان پر یکم اکتوبر ۲۰۱۱ء کو مدرسہ دینیہ غازی پور میں منعقد کردہ مذاکرہ علمی کی رپورٹیں ہیں۔

ملنے کا پتہ: مرکزی دفتر رابطہ ادب اسلامی (عالمی) پوسٹ بکس ۹۳، ندوۃ العلماء لکھنؤ

Complet Family Footwear
Royal
King
Footcare
RED CHIF, WOODLAND, SPARX
Tel. : 0522-3067961
Mobile : 9935719012
Akbari Gate
SS Plaza, Sec-1, L.D.A. Colony, Aashiana,
Near Vishal Mega Mart, Lko.
H.I.G.-3, Sextor-A, Ram Ram Bank, Aliganj
B-5, Basement, Arif Chamber-1 Aliganj
Arif Chamber-1, Kapoorthala Aliganj

CAFE FIRDOS
فردوس کیفے
Partly Air Condition
MOGHALAI & CHINESE FOOD
Tel : 23424781 - 23459921
145, Sarang Street, Crawford Market, Mumbai-400003

MAQBOOL JEWELLERS
مقبول جویلرس
Jutey Wali Gali, Aminabad Lucknow
Mob.: 9956069031-9919089014
Shop No. S-13 Gole Market, Mahanagar Lucknow
Ph: 0522-4000130 (S) - 4001130

Mohd. Zubair
Mohd. Salman
0522-2618629
09415028247
09919091462
Sahara
FOOTWEAR
wholesale
35, Amethi House, Near Post Office, Aminabad, Lucknow-18

ماہ مبارک کی عبادت مبارک مبارک!
روز عید کی مسرت مبارک مبارک!
پروپرائٹر: ولی اللہ
ولی اللہ جویلرس
WALIULLAH
Jewellers
ALL KINDS OF GOLD, SILVER
& DIAMOND JEWELLERY
Mob. 9415090544, 9936672278
Phone : 0522-2627446 (S)
e-mail : waliullahjewellers@gmail.com
Jutey Wali Gali, Aminabad, Lucknow

ممبئی کے قارئین کی خدمت میں
ممبئی کے قارئین "تعمیر حیات" سے گزارش ہے کہ "تعمیر حیات" کے سلسلہ میں رقم جمع کرنے یا خریدار بننے کے سلسلہ میں ذیل کے پتہ پر رابطہ قائم کریں، وہاں ان کو رقم جمع کرنے کی رسید مل جائے گی۔
ALAUDDIN TEA
44, Haji Building S.V. Patel Road
Null Bazar, Mumbai-400003
Tele Add Cupkettle
Ph: 23460220-23468708

Phone 0522-3058047
ریڈی میڈ مردانہ ملبوسات کا قابل اعتماد مرکز
اعلیٰ کوالٹی، جدید ترین فیشن کے ساتھ
Shirt, Trousers, Coats, Embroidered Sherwanis, Pullowers, Jackets, Kurta-Suits, Night Suits, Gown & Ties
شادی بیاہ، تیوہار اور تقریبات کے لئے شاندار ذخیرہ، تشریف لائیں قابل بھروسہ برانڈ
menmark
Men's Exclusive
MFG, Wholesale, Export & Retail
58, Halwasia Market, Hazratganj, Lucknow-226001

NADWATUL-ULAMA
PO. BOX 93, TAGORE MARG, LUCKNOW
226007 U. P. (INDIA)
Phone : 0522-2741231

ندوۃ العلماء
پوسٹ باکس ۹۳، ٹیگور مارگ، لکھنؤ
۲۲۶۰۰۷ یوپی (ہند)
فون نمبر : ۰۵۲۲-۲۷۴۱۲۳۱

Date ________ باسمہ تعالیٰ ________ تاریخ

اہل خیر حضرات سے اپیل

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ دار العلوم ندوۃ العلماء حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ العالی ناظم ندوۃ العلماء کی سرپرستی میں اپنی علمی و دینی خدمت میں مصروف ہے، طالبان علوم دین کی کثرت کی وجہ سے دار العلوم میں طلباء کی رہائش کا بڑا مسئلہ پیدا ہوگیا ہے جس کی وجہ سے سال گزشتہ داخلے محدود کرنے پڑے اور جدید طلباء کی ایک بڑی تعداد مایوس ہو کر واپس ہوگئی، اس صورت حال کو دیکھ کر مجلس انتظامیہ ندوۃ العلماء نے جدید دار الاقامہ تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بھروسہ پر یہ تعمیر شروع کرادی گئی ہے۔

اس جدید دار الاقامہ میں جو تین منزلہ ہوگی ساٹھ کمرے اور تین ہال ہوں گے تاکہ طلباء کی رہائش کے ساتھ دیگر تعلیمی مصروفیات کی تکمیل ہوسکے۔

اس تعمیر پر مبلغ -/2,35,00000 (دو کروڑ ۳۵ لاکھ) روپئے اور ایک کمرہ پر تقریباً چار لاکھ روپے کے خرچ کا تخمینہ ہے جو انشاء اللہ اہل خیر حضرات کے تعاون سے پورا ہوگا، ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اس اہم ضرورت کی طرف فوری توجہ فرمائیں گے اور ندوۃ العلماء کے کارکنوں کا ہاتھ بٹائیں گے تاکہ طلباء علم دین دلجمعی کے ساتھ حاصل کرسکیں، ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر پورا بھروسہ ہے کہ اس کی مدد سے یہ اہم کام تکمیل کو پہنچے گا، **وما ذلک علی اللہ بعزیز۔**

(مولانا مفتی) محمد ظہور ندوی — نائب ناظم ندوۃ العلماء
(مولانا) محمد واضح رشید ندوی — معتمد تعلیم ندوۃ العلماء
(پروفیسر) اطہر حسین خالدی — معتمد مال ندوۃ العلماء
(مولانا) سعید الرحمٰن اعظمی ندوی — مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء
(مولانا) محمد حمزہ حسنی ندوی — ناظر عام ندوۃ العلماء

نوٹ: چک/ڈرافٹ پر صرف یہ لکھیں:

NADWATUL ULAMA
A/C NO. 10863759733 (State Bank of India Main Branch, Lucknow.)

اور اس پتہ پر ارسال کریں:

NAZIM NADWATUL ULAMA,
P.O. BOX NO. 93, TAGORE MARG,
LUCKNOW - 226007 (U.P.)

Phone : (91-522) 2741231, 2741316, 2740151, Fax : 2741221
E-mail address : nadwa@sancharnet.in/ website : www.nadwatululam.org.

Postal Regd. No. LW/NP/63/2012TO2014
R. N. I. No. UP. Urd/2001/6071
Despatch Date, 10-12-
Vol. No. 49 Issue No.03

Fortnightly
TAMEER-E-HAYAT
Tagore Marg, Badshah Bagh, Lucknow-07

Ph. Off. : 0522-2740406
Fax : 0522-2741221
E-mail : nadwa@sancharnet.in
10 December, 2011

Almas™
Lucknowi Libas

Classic Chikan Garment

اعلیٰ کوالٹی، جدید ترین فیشن کے ساتھ
لکھنؤ چکن ملبوسات کا قابل اعتماد نام
الماس
لکھنوی لباس
ہر موسم کے لئے زنانہ، مردانہ چکن گارمنٹس کا شاندار ذخیرہ
تھوک و پھٹکر

House of Chikan Garment, Designer Collection, Ladies Top & Kurtie, Saree, Dress Material, Shawl Pashmina Scarves, Gents Kurta, Sherwani Girls & Boys Dress. . . .

ALMAS COTTAGE INDUSTRIES
Manufacturer, Exporter, Whole Seller & Retailer
SHOWROOM: Regency Awadh Bldg., Chowk, Gol Darwaza, Opp. Lohiya Park, Lucknow - 226003 U.P. (INDIA)
Tel.: 0522-4025367, 3235335 Email: almaslucknowilibas@gmail.com

FACTORY: ALMAS HOUSE, Plot No. 140-143, New Friends Colony, Sector-6, Janki Puram Ext., Lucknow - 226024 INDIA

Quba Awning
Demo Tent And Awining
ایم۔ کے۔ ملک

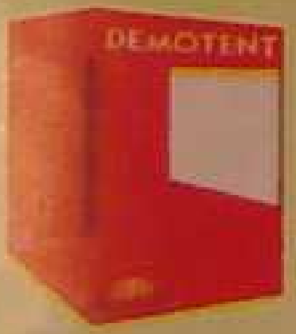

قبا اوننگ
مینوفیکچررس
ٹیررس اوننگ ۔ ونڈو اوننگ = ڈوم اوننگ
فکس اوننگ ۔ لان اوننگ ۔ ڈیموٹینٹ
چندراول، (نزد سی آر پی ایف سینٹر سروجنی نگر، لکھنؤ
Chandrawal (Near C.R.P.F. Group Center) Sarojni Nagar, Lucnknow
Tel : (W)0522-2817580 - (W)0522-2817759 - 0522-3211701
Mob.: 9335236026 - 9839095795 - E-mail: qubaawningup@yahoo.com

لکھنؤ کے قدیم مشہور و معروف صندل سے تیار کردہ
خوشبودار عطریات

روغنیات، عرقیات، کولر پرفیوم، کار پرفیوم، روم فریشنر،
فلور پرفیوم، روح گلاب، روح کیوڑہ، عرق گلاب،
عرق کیوڑہ، اگربتی، ہربل پروڈکٹ
کی ایک قابل اعتماد دوکان
ایک مرتبہ تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں

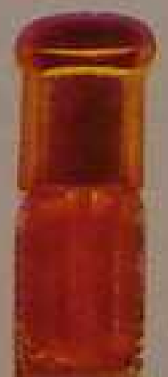

تیار کردہ
اظہارسن پرفیومرس
اکبری گیٹ، چوک لکھنؤ
برانچ: C-5، جنپتھ مارکٹ، حضرت گنج

IZHARSON PERFUMERS
H.O. : Akbari Gate, Chowk, Lucknow.
Tel : 0522-2255257 Mobile : +91-9415009102
Branch : C-5 Janpath Market, Hazratganj
Lucknow 226001 U.P. INDIA Cell:91-9415784932
E-mail : izharsonperfumers@yahoo.com

Designed By : Future Graphix, Lko. Mobile : 8953394667 - 7860632916

Editor *Shamsul Haq Nadwi*, Printed & Published by *Athar Husain*
On behalf Majlis-e-Sahafat-wa-Nashriyat at Azad Printing Press Mahboob Building Nazirabad, Lko. Ph: 9415100085